REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3.

جلد ۳۲ — شمارہ ۳۴

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

شرح چندہ
سالانہ ۳۰ روپے
ششماہی ۱۶ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۸۰ روپے
فی پرچہ ۷۰ پیسے

ایڈیٹر: خورشید احمد انور
نائب: جاوید اقبال اختر

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

۱۵ ذیقعدہ ۱۴۰۳ ہجری — ۲۵ ظہور ۱۳۶۲ ہش — ۲۵ اگست ۱۹۸۳ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۱ ظہور (اگست)۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں عرصہ زیرِ اشاعت کے دوران مختلف ذرائع سے ملنے والی اطلاعات مظہر ہیں کہ:-

"حضور پُرنور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں" الحمد للہ۔

احباب کرام التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم ہمارے محبوب آقا کا ہر آن حافظ و ناصر ہو۔ اور ہر ہر گام پر حضور کو اپنی خصوصی تائیدات سے نوازتا چلا جائے۔ آمین۔

قادیان ۲۱ ظہور (اگست)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ الحمد للہ۔

محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور محترمہ صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ سمبارتھیہ صوبہ آندھرا اور کرناٹک کی لجنات کا تربیتی دورہ فرمانے کے بعد بفضلہ تعالیٰ مورخہ ۱۹؍۸؍۸۳ کو بوقت قریباً ۱ ½ بجے دوپہر بخیر و عافیت واپس قادیان تشریف لے آئی ہیں۔ ثم الحمد للہ۔

اعلانِ معافی

احبابِ جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم چوہدری مبارک علی صاحب کی درخواستِ معافی پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اُن کی "اخراج از جماعت" کی سزا کو معاف فرما دیا ہے۔

ناظر امورِ عامہ قادیان

احاطہ میونسپل کمیٹی قادیان میں

یومِ آزادی کی شاندار تقریب!

آزادیِ وطن کی حفاظت اور قومی ہم آہنگی کی ضرورت و اہمیت پر معززینِ شہر کی پُرجوش تقاریر

مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۸۳ء کو یومِ آزادی کی قومی تقریب احاطہ میونسپل کمیٹی قادیان میں بڑے اہتمام کے ساتھ منعقد ہوئی۔ اس میں شرکت کے لئے قادیان شہر کے ہر طبقہ کے معزز احباب جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ پردھان ضلع کانگرس کمیٹی (آئی)، جناب سردار رنبیر سنگھ صاحب باجوہ پردھان میونسپل کمیٹی۔ شری منوہر لعل صاحب شرما پرنسپل خالصہ ہائی سکول۔ سردار پریتم سنگھ صاحب بھاٹیہ۔ سردار پرتاپ سنگھ صاحب باجوہ پردھان پنجاب یوتھ کانگرس۔ میونسپل کمشنران شہر اور نواحی گاؤں کے دیگر احباب بھی تشریف لائے تھے۔ محلہ احمدیہ سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی بمعیت احباب جماعت نے کثرت سے اس پروگرام میں شرکت فرمائی۔ ٹھیک ½ ۹ بجے جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ نے قومی جھنڈا لہرا کر تقریب کا آغاز کیا۔ وردی زیبِ تن کئے ملبوس سکول کے بچوں نے قومی ترانہ گایا۔ اور پولیس گارد نے شری درشن لال ایس ایچ او کی زیرِ نیابت سلامی دی۔ بعدہٗ تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ شری منوہر لعل شرما نے اپنی تقریر میں یومِ آزادی کی اہمیت سے حاضرین کو آگاہ کیا۔ بعدہٗ مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امورِ عامہ نے اپنی مختصر تقریر میں آزادی کے حصول کے لئے قومی راہ نماؤں کی قربانیوں اور قومی ہم آہنگی کی اہمیت و افادیت پر روشنی ڈالی۔ نیز بتایا کہ جس درجہ ایثار و قربانی کا نمونہ ہمارے دیش بھارت کو آزاد کرانے والے بہادر نثاروں نے پیش کیا تھا، ہمیں اس آزادی کی حفاظت کے لئے مزید قربانیاں کرنی ہوں گی۔ آپ نے بھارت کی آزادی کو مستحکم بنیادوں پر قائم رکھنے کے لئے آپسی بھائی چارہ کو بلاتفریقِ مذہب و ملت فروغ دینے پر زور دیا۔

آپ کی تقریر کے بعد سکول کے بچوں نے دیش پیار کے نغمے گائے۔ اس موقعہ پر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے احمدی طلباء کے ایک گروپ نے ڈاکٹر سر محمد اقبال کی نظم "سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا" مترنم آواز میں پڑھی۔ جو بہت پسند کی گئی۔ پروگرام کے آخر میں سردار پریتم سنگھ صاحب بھاٹیہ اور سردار پرتاپ سنگھ صاحب باجوہ نے بھی اس قومی دن کی اہمیت پر تقاریر کیں۔ بالآخر جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ کی تقریر کے ساتھ یہ تقریری پروگرام ختم ہوا۔ اس قومی تقریب کی خوشی میں حسبِ معمول صدر انجمن احمدیہ کے جملہ ادارہ جات اور تعلیمی درسگاہوں میں تعطیل رہی۔

خاکسار: منیر احمد حافظ آبادی
نائب ناظر امورِ عامہ قادیان

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۲ ہش / ۱۹۸۳ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۲ ہش / ۱۹۸۳ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ جن احباب کے پاس ربوہ کا ویزا ہو اور وہ جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی خواہش رکھتے ہوں وہ جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے بعد جلسہ سالانہ ربوہ میں تشریف لے جا سکتے ہیں۔ اور قادیان اور ربوہ کے روحانی اجتماعوں سے مستفید ہو سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس روحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکش:- عبدالحکیم و عبدالرؤف مالکان حمید ساڑھی مارٹ صالح پور۔ کٹک۔ (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۵ ظہور ۱۳۶۲ ہش

نظامِ خلافت کی برکت!

سیّدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کے افراد کو جن عظیم الشان آسمانی انعامات کا وارث بنایا ہے ان میں سے ایک بیش قیمت اور گراں قدر انعام سلسلۂ خلافت ہے۔ اور نظامِ خلافت کی سب سے بڑی برکت قبولیتِ دُعا کے وہ بے شمار خارقِ عادت نشانات ہیں جو اللہ تعالیٰ اپنے محبوب اور برگزیدہ بندوں کی تائید میں ہمیشہ سے ظاہر کرتا چلا آیا ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ رہتی دُنیا تک ظاہر فرماتا رہے گا۔

غیر معمولی حالات میں رُونما ہونے والے یہ محیّر العقول آسمانی نشانات جہاں چشمِ بینا کے لئے ایک مستجیب الدعوات اور حیّ وقیّوم خدا کی قادر و توانا ہستی کا ناقابلِ تردید ثبوت مہیّا کر کے اُسے ایمان و یقین کی بے پایاں دولت سے مالا مال کرتے ہیں وہاں یہ اعجاز نمائی خود خلیفۂ وقت کے مؤیّد من اللہ ہونے کی بھی روشن دلیل ہوتی ہے۔

اس حقیقت کے پیشِ نظر اگر جماعتِ احمدیہ کی تاریخ پر ایک طائرانہ نظر ڈالی جائے تو سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد آپؑ کے برگزیدہ خلفاء کے عہد میں بھی اللہ تعالیٰ کی یہ معجزانہ قدرت نمائی اپنی پوری شان اور آب و تاب کے ساتھ جلوہ گر نظر آتی ہے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد علیٰ وجہ البصیرت اس حقیقت کا عینی شاہد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جہاں قدرتِ ثانیہ کے ان تمام مظاہر کو قبولیتِ دُعا کے اس گراں بہا آسمانی انعام سے وافر حصّہ عطا فرمایا وہاں انہیں سمندروں جیسا وسیع ظرف بھی بخشا۔ جس کے نتیجہ میں وہ دن رات ہر فردِ جماعت کے لئے دُعاؤں کے اس خزانے کو دونوں ہاتھوں سے لُٹاتے آرہے ہیں۔

اس سے بڑھ کر ہماری اور کیا خوش نصیبی ہوسکتی ہے کہ جس وقت دُنیا خوابِ شیریں کے مزے لے رہی ہوتی ہے حتیٰ کہ خود ہم بھی اپنی تمام تر مشکلات اور پریشانیوں سے بے نیاز ہو کر گہری نیند میں پڑے ہوتے ہیں خدا تعالیٰ کا محبوب اور برگزیدہ خلیفہ ہماری پریشانیوں کے ازالہ، حصولِ مقاصد میں کامیابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے اپنے مولا کے در پر انتہائی عاجزی و زاری کے ساتھ تڑپ تڑپ کر دُعائیں کر رہا ہوتا ہے۔ یہ سب خلافت کے اُس بابرکت آسمانی نظام کی برکت ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے صرف اور صرف ہمیں سرفراز فرمایا ہے اور اپنی اس خوش بختی پر ہم جس قدر بھی فخر کریں کم ہے۔ تاہم یہ خوش نصیبی اپنے ساتھ کچھ ایسے تقاضے بھی رکھتی ہے جن کو پورا کئے بغیر ہم گوہرِ مُراد کو ہرگز حاصل نہیں کرسکتے۔ ان ہی تقاضوں کی نشان دہی کرتے ہوئے ہمارے جان و دل سے محبوب اور پیارے آقا ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

> "میں نے پہلے بھی یہی دیکھا تھا اور آئندہ بھی یہی ہوگا کہ اگر کسی احمدی کو منصبِ خلافت کا احترام نہیں، اس سے سچا پیار نہیں ہے، اس سے عشق اور وارفتگی کا تعلق نہیں ہے اور صرف اپنی ضرورت کے وقت وہ دُعا کے لئے حاضر ہوتا ہے تو .... خلیفۂ وقت کی دُعائیں اس کے لئے قبول نہیں کی جائیں گی۔"
>
> (خُطبہ جُمعہ فرمودہ ۱۶ر جولائی ۱۹۸۲ء)

پس اگر ہم نظامِ خلافت کی ان برکات سے تازیست مستفیض ہونا چاہتے ہیں تو ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم منصبِ خلافت کے احترام کو ہمیشہ ملحوظ رکھیں، اس کے دامن سے وابستہ رہتے ہوئے اپنی اس وابستگی کو نسلاً بعد نسلٍ پختہ تر کرتے چلے جائیں۔ اور دربارِ خلافت سے صادر ہونے والے ہر ارشاد پر اطاعت کا اعلیٰ نمونہ پیش کریں کہ اسی میں ہماری کامیابی اور دینی و دُنیوی فلاح کا راز مضمر ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین ❊

خورشید احمد انور

یا أرضَ الأندلس!

نتیجۂ فکر مکرم مولوی احمد رشید صاحب ۔ کوچین ۔ کیرلہ

ترجمہ از مکرم مولوی محمد عمر صاحب انچارج مبلغ صوبہ تامل ناڈو

یَا أَرْضَ أَنْدُلُسٍ عَلَيْكِ سَلَامِيْ   وَسَلَامُ كُلِّ مَسَاجِدِ الْإِسْلَامِ

اے ارضِ اُندلس! تجھ پر میری اور تمام مساجدِ اسلام کی طرف سے سلام ہو —!!

قَدْ كُنْتِ قَبْلَ سِنِيْنَ مَنْزِلَ آيَةٍ   لَمْ يَنْسَ قِصَّتَهَا أُولُو الْأَرْحَامِ

تو کئی سال پہلے آسمانی نشانات کا محلِ نزول تھی جس کی حکایات مسلمان ہنوز بھولے نہیں۔

قَدْ كُنْتِ قَبْلَ مِئِيْنَ مَهْبِطَ طَارِقٍ   فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ كُلِّ مَقَامِ

صدیوں قبل تو طارق کے اُترنے کی جگہ تھی۔ جس کے لئے سپین کے ہر مقام کے دروازے کھول دیئے گئے تھے

وَمَضَتْ قُرُوْنٌ لَيْسَ فِيْكِ مَسَاجِدٌ   غَشِيَتْ بَنِيْكِ نَوَائِبُ الْآلَامِ

اس کے بعد تجھ پر کچھ صدیاں ایسی بھی گزریں کہ تیرے اندر کوئی سجدہ گاہ نہیں تھی کیونکہ تیری اولاد مصائب کا شکار ہوگئی تھی۔

نَادَاكِ مَهْدِيُّ الزَّمَانِ مَسِيْحُهُ   صَلَّى عَلَيْهِ رَبُّنَا بِسَلَامِ

تب مسیح و مہدی آخر الزمان نے جن پر خدا کے بے شمار سلام ہوں تجھے آواز دی —!!

جَاءَ الْخَلِيْفَةُ فِيْكِ طَاهِرُ أَحْمَدَهْ   لِلّٰهِ يُكْرَمُ أَيَّمَا إِكْرَامِ

آپؑ کے جانشین طاہر احمد تجھ میں وارد ہوئے جن کا وہاں غیر معمولی اکرام کیا گیا!

يَا رَابِعًا! أَحْيَيْتَ آمَالَ الْوَرٰى   مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَطُوْلِ نِيَامِ

اے خلیفۂ رابع! ایک عرصہ دراز کی مایوسی اور طویل نیند کے بعد اُن قوموں کی اُمیدوں کو آپ نے از سرِ نو زندہ کیا۔

يَا فَاتِحًا أَرْضَ الْعَدُوِّ بِآيَةٍ   كُسِرَ الصَّلِيْبُ بِهَا بِضَرْبِ إِمَامِ

اے ارضِ دُشمن کو (تائیدِ ربانی کے) نشان کے ذریعہ فتح کرنیوالے! اس ضربِ امام کے ذریعہ صلیب توڑ دی گئی

يَا فَاتِحًا أَرْضَ الصَّلِيْبِ كَسَرْتَهُ   اَللّٰهُ أَكْبَرُ آخِرَ الْأَحْكَامِ

اے صلیبی زمین کو کسرِ صلیب کے بعد رُوحانی طور پر فتح کرنے والے! آخر کار تُونے اللہ اکبر کی صدا بلند کردی۔

يَا سَعْيَ مَنْ ضَلُّوْا أَضَلُّوْا قَوْمَهُمْ   آبَاؤُكُمْ فِيْ مُظْلِمِ الْأَوْهَامِ

خود گمراہ ہو کر اپنی قوم کو بھی گمراہ کرنیوالے عیسائیو! تمہارے آباء (پادری) خود مختلف اوہام کی تاریکیوں میں پھنسے ہوئے ہیں۔

يَا مَسْجِدَ الْحَمْرَاءِ يَأْتِيْ ذِكْرُهُ   بَيْنَ السُّطُوْرِ وَغَابِرِ الْأَقْلَامِ

اے مسجدِ الحمراء! تیرا ذکرِ خیر پُرانی کتابوں اور صحیفوں میں مذکور ہے —!!

أُنْسِيْتَ مِنْ ذِكْرَى الْأَنَامِ فَلَمْ تَجِدْ   خَلَفًا بِيَوْمٍ بِشَارَةِ الْإِلْهَامِ

(لیکن) تو لوگوں کی یادوں میں فراموش ہوگئی کیونکہ تجھے کوئی ایسا جانشین نہیں ملا جو الہامی بشارت کی رُو سے تیری قیادت کرتا

أَبْنَاءُ قُرْطُبَ أَلَّفُوْا مَا أَلَّفُوْا   صُحُفًا مُكَرَّمَةً بِلَا إِعْجَامِ

مشاہیر اہلِ قرطبہ نے کئی قابلِ احترام علمی کتابیں تالیف کی ہیں جن کے اندر بڑی فصاحت و بلاغت ہے۔

لَمْ يَتْرُكُوْا فَنًّا غَدَا فِيْ عَهْدِهِمْ   إِلَّا سَمَوْا فِيْ قِمَّةِ الْأَعْلَامِ

انہوں نے اپنے عہد میں کسی بھی فن کو نہیں چھوڑا جب تک کہ اُسے علم و کمال میں نہایت بلند مقام تک نہیں پہنچا دیا

مَا تُرْبُ إِشْبِيْلِيَّةٍ إِلَّا آيَةً   تَرَكَتْ لَنَا عِظَةً بِلَا إِبْهَامِ

سرزمینِ اسبیلیہ بھی ایک نشان ہے جس نے ہمارے لئے ایک واضح نصیحت چھوڑ دی تھی۔!

لَا تَجْهَلِيْ يَوْمًا شَهِدَتْ سُيُوْفُهُ   تُلْقِيْ أُلُوْفَ جِنَازَةِ الْأَيْتَامِ

(اے سرزمینِ سپین) تُو اس زمانے کو نہ بھول جس کی تلواروں نے گواہی دی تھی کہ ہزاروں یتیم بچوں کو تہ تیغ کردیا گیا تھا

مَا عُذِّبُوْا إِلَّا لِيَعْلَمَ أَنَّهُمْ   تَرَكُوْا هِدَايَةَ رَبِّنَا الْعَلَّامِ

یہ لوگ صرف اس لئے عذاب میں مبتلا کئے گئے تھے تاکہ وہ ہمارے ربِ علّام کی ہدایت کا انکار کردیں!

كَرَمُ الْإِلٰهِ عَظِيْمُ كُلِّ كَرَامَةٍ   يَبْقٰى لَهُ ذِكْرٰى بِخَيْرِ مَقَامِ

(مولوی) کرم الٰہی (ظفر صاحب) خدا کی کرامات میں سے ایک بہت بڑی کرامت ہے۔ اُن کا ذکرِ خیر ہمیشہ باقی رہے گا

يَا ظَافِرًا بَيْتُ النَّصَارٰى هَمُّهُ   فَدَخَلْتَ فِيْهِ قَائِدَ الْإِسْلَامِ

(اے کرم الٰہی) ظفر! نصاریٰ کا گڑھ تیرا نصب العین ہے جس میں تو اسلام کی قیادت کرتے ہوئے داخل ہوا ہے

سِيْرًا بِأَرْضِ اللّٰهِ دَوْرًا وَاسِعًا

تو خدا تعالیٰ کی سرزمین اور مختلف اقوام و ملل کے

وَتَسَلْسُلًا فِيْ مَرْكَزِ الْأَقْلَامِ

مرکز میں نہایت وسیع پیمانے پر مسلسل سفر کرتا چلا جا!

خطبہ جمعہ

ہمارے لئے لازم ہے کہ ان علامتوں کو اپنے نفوس میں جاری کریں جو اللہ کے پیاروں کی علامتیں ہوا کرتی ہیں

یہ کام ہم کر دیں تو ساری دنیا میں اسلام کی فتح کے کام اللہ کرے گا اور ہماری ساری مشکلیں دور ہو جائیں گی

اِس رمضان کو ان علامتوں کے حصول کا رمضان بنا لیں اور اس کے لئے خدا کے حضور گریہ و زاری سے دعائیں کریں

اللہ تعالیٰ جماعت کو قبولیت کی علامتیں عطا فرماتا اور بڑھاتا چلا جا رہا ہے اِس لئے ہر نیا سال پہلے سے بڑھ کر فضل لے کر آتا ہے!

صدر انجمن کے گزشتہ سال کے بجٹ کے مقابل پر ۲۷ لاکھ روپے زیادہ وصول ہوئے ہیں۔ اس فضل پر میری روح خدا کے حضور سجدے کر رہی ہے

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ یکم وفا ۱۳۶۲ ہش مطابق یکم جولائی ۱۹۸۳ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے یہ آیۂ کریمہ تلاوت فرمائی:-

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ (حٰمٓ السجدہ : ۳۱)

اور پھر فرمایا:-

"گزشتہ خطبہ میں میں نے جماعت کو یہ یقین دلایا تھا کہ وہ لوگ جو اللہ کے دوست ہوتے ہیں اور اللہ جن کا دوست ہوتا ہے اُن کو کسی قسم کا کوئی خوف اور کوئی حزن نہیں ہوتا۔ اس مضمون پر غور کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے میری توجہ ایک اور نکتے کی طرف مبذول کرائی اور وہ یہ ہے کہ خدا کے بندے، اس سے پیار کرنے والے اور جن سے اللہ پیار کرتا ہے، وہ بے خوف کیوں ہوتے ہیں۔ دنیا میں جتنے بھی خوفزدہ لوگ ہیں خواہ افراد ہوں یا قومیں ہوں، اُن کے خوف میں ایک نمایاں عنصر جرم کا شامل ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے بنی نوع انسان کی بھاری تعداد خائف رہتی ہے۔ چنانچہ بعض قومیں بھی اپنے جرموں کی وجہ سے خائف ہیں۔ افراد بھی اپنے جرموں کی وجہ سے خائف ہیں۔ اور یہ

نفسیات کا ایک گہرا نکتہ

ہے جسے مختلف فلسفہ دانوں نے بھی بیان کیا۔ اور دنیا کی مختلف زبانوں کے ادیبوں نے بھی کبھی افسانوں میں اور کبھی ناولوں میں اور کبھی علم النفس کے ماہرین نے اپنے مضامین میں بیان کیا کہ دنیا کی اکثریت کا خوف 'جرم' سے تعلق رکھتا ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں ایک مشہور کریکٹر MARKHAM (مارخیم) ہے جو ایک افسانہ کے اندر پیش کیا گیا ہے اس میں بھی یہی بات ظاہر کی گئی ہے کہ ایک شخص دنیا کے بیرونی خطروں سے دراصل اتنا خائف نہیں ہوتا جتنا وہ اندرونی خطروں سے خائف ہوتا ہے۔ بعض دفعہ ایک جرم انسان کے وجود پر قبضہ کر لیتا ہے اور اندرونی خوف اُسے بھیانک خوابیں بن کر ڈراتے رہتے ہیں۔ چنانچہ جگہ جگہ ہر موڑ ہر سائے سے اُسے ڈر لگنے لگتا ہے۔ اسی مضمون کو MARKHAM (مارخیم) کے کیریکٹر میں چونکہ بہت ہی عمدگی سے بیان کیا گیا ہے اِس لئے دنیا میں یہ کیریکٹر بہت مشہور ہو گیا۔ امر واقعہ بھی یہی ہے کہ انسانوں کی بھاری اکثریت اسی لئے خائف ہے کہ اُنہیں اندرونی خطرات لاحق ہیں۔

جہاں تک قوموں کا تعلق ہے آج جو دنیا میں بے چینی پائی جاتی ہے اس کے پس منظر میں بھی جرائم ہیں۔ TOTALITARIAN REGIMES ہوں یا اشتراکی طاقتیں۔ فاشسٹ REGIMES ہوں یا DICTATORSHIPS جو بھی دنیا میں قائم ہیں اُن کے پس منظر میں بھی خوف کارفرما ہے۔ اُن کے دلوں میں اپنی کچھ ایسی حرکتیں ہیں جو ہر وقت اُن کے دلوں کو بے چین رکھتی ہیں۔ اور جن کے متعلق ان کو معلوم ہے کہ وہ سزا کے لائق ہیں۔ وہ اس خوف کے نتیجہ میں اس بات کے سزاوار بن جاتے ہیں کہ اُنہیں سزا دی جائے۔ چنانچہ پھر یہ خوف اُن کو بعض اور جرموں پر آمادہ اور انگیخت کرتا ہے۔ اور مزید جرم ان کو مزید خائف کرتے چلے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ دنیا، بعض اوقات جن لوگوں کو بڑے عظیم الشان اور صاحب جبروت لوگوں کے طور پر دیکھتی ہے، اگر اُن کے دلوں میں جھانک کر دیکھا جائے تو اُن کی زندگی

ایک لعنت اور ایک جہنم

بنی ہوتی ہے۔ اُن کے خوف بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں۔ اور کم نہیں ہوتے۔ افراد کا بھی یہی حال ہے اور قوموں کا بھی یہی حال ہے۔ اور اُن REGIMES یعنی طاقتوں کا بھی یہی حال ہے جو جرائم کے زور پر اور ظلم و ستم اور استبداد کے بل بوتے پر دوام چاہتی ہیں۔

غرض اللہ تعالیٰ مومن کی توجہ اس طرف مبذول کراتے ہوئے فرماتا ہے اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ اگر تم دنیا میں بے خوف بندے دیکھنا چاہتے ہو تو میرے پیاروں کو دیکھو کہ اُن کا سارا ماضی اور تمام حال جرم سے خالی ہے اور اُن کے مستقبل کے متعلق بھی یہ ضمانت دی جا سکتی ہے کہ وہ جرم نہیں کریں گے۔ کیونکہ وہ لوگ فطرتاً اور طبعاً پاکیزہ اور معصوم ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے جن کا ماضی بے داغ ہو، جن کا حال بے داغ ہو، جن کے مستقبل کے متعلق عالم الغیب خدا یہ کہتا ہو کہ میں نے ان کو دوست قرار دے دیا ہے۔ اس سے لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ یہ آئندہ بھی بے داغ رہیں گے۔

سب سے زیادہ بے خوف انسان

اگر دنیا میں کوئی ہو سکتا ہے تو وہ یہی لوگ ہیں۔ سب سے بڑا خوف اندرونی خوف ہوتا ہے جو بیرونی شکلیں اختیار کرتا ہے جو بڑی بھیانک ہوتی ہیں۔ بعض دفعہ وہ محض چُبھتے رہتے ہیں لیکن بعض دفعہ یہ خطرے عمل کی دنیا میں ڈھل کر حقیقتاً بڑے سنگین نتائج پیدا کر دیتے ہیں۔

پس یہ دونوں قسم کے خطرات جو فرضی قسم کے ہیں ان سے بھی یہ لوگ پاک رہتے ہیں۔ تو اس سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ اگر ہم حقیقت میں مومن بننا چاہتے ہیں اور اُن لوگوں میں داخل ہونا چاہتے ہیں جو رَبُّنَا اللّٰهُ کہہ کر استقامت اختیار کرتے ہیں ان کے متعلق خدا تعالیٰ نے فرمایا اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا کہ تمہیں کسی خوف کی ضرورت نہیں۔ تمہیں کسی حزن کی ضرورت نہیں۔ اللہ کو اللہ تم کہہ بیٹھے ہو۔ اپنی استقامت سے اپنے دعویٰ کی سچائی ثابت کر بیٹھے ہو، یہ تو ایک قدرتی نظام ہے جو اب جاری ہو گا۔ تمہیں لازماً بے خوف بنا دیا جائے گا۔

پس اگر ہم حقیقت میں اللہ کے پیارے بننا چاہتے ہیں، اگر حقیقت میں ان لوگوں میں داخل ہونا چاہتے ہیں جن پر کوئی خوف مستولی نہیں ہوتا تو اپنی سوسائٹی سے جرم کا ازالہ کریں۔ ظلم کو کلیۃً مٹا دیں کیونکہ جب تک ہماری سوسائٹی میں ہمارے اندر جرم کا ارتکاب موجود ہے اُس وقت تک ہمارا یہ دعویٰ درست ہی نہیں ہے کہ اللہ ہمارا دوست ہے۔ اس لئے اس دعویٰ کے ساتھ جرموں کی بیخ کنی ضروری ہے۔

یہ آیت

اِصلاح کا ایک عظیم الشان پروگرام

ہمارے سامنے کھولتی ہے۔ جو شخص احمدی کہلاتا ہے اس کے گھر کے ہر فرد سے اس کا تعلق ہے۔ جتنے خطرات بڑھیں گے اتنا ہی زیادہ ہمیں نیک بننے کی ضرورت ہے۔ اتنا ہی زیادہ ہماری سوسائٹی کو جُرموں سے پاک ہونے کی ضرورت ہے۔ اتنی ہی زیادہ ہمارے افراد کے اندر خدا خوفی کی ضرورت ہے۔ یہ ہے سائنٹیفک مذہب جس کا حقیقت سے تعلق ہے۔ محض دعویٰ کا مذہب نہیں ہے۔ ورنہ تو ساری دُنیا یہ کہتی پھرتی ہے کہ ہم خُدا والے ہیں۔ اللہ ہماری حفاظت کرے گا۔ لیکن یہ صرف پاگلوں والے قصّے ہوتے ہیں۔ آخر وہ تمہاری کیوں حفاظت کرے گا تم کیونکر خدا والے ہو۔ خدا والوں کی کچھ علامتیں ہُوا کرتی ہیں۔ اور وہی علامتیں بے خوفی کا نتیجہ پیدا کرتی ہیں۔ یہ کوئی فرضی قصّہ نہیں ہے۔

خدا والوں کی علامتوں میں سے سب سے بڑی علامت یہ ہوتی ہے کہ وہ لوگ جُرم نہیں کرتے۔ نہ وُہ دُنیا کا جُرم کرتے ہیں اور نہ خدا کا جرم کرتے ہیں۔ پس یہ لوگ معصوم عن الخطا بنتے چلے جاتے ہیں۔ ان لوگوں کے متعلّق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اُن کو کوئی خوف نہیں۔ چنانچہ ایمان کے تقاضوں میں یہی مضمون بیان ہُوا ہے کہ تمہارے بے خوف ہونے تک کچھ منازل ہیں۔ تم اللہ سے مدد مانگو۔ اور ان منازل کی طرف درجہ بدرجہ حرکت کرو ورنہ تم بے خوفی کے مقام تک نہیں پہنچ سکو گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مومن کو یہ دُعا سکھائی :-

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ (اٰل عِمران : ۱۹۴، ۱۹۵)

کہ وہ لوگ جو اللہ پر ایمان لے آتے ہیں اور اس کی طرف بُلانے والوں پر ایمان لے آتے ہیں، خُدا کے حضور یہ عرض کرتے ہیں کہ ہم نے ایک منادی کی آواز کو سُنا جو تیری طرف بُلا رہا تھا۔ یہ بُلاوا ہمیں اتنا پیارا لگا (بُلانے والا بھی اور جس کی طرف بُلایا جا رہا تھا) اتنا اچھا لگا کہ ہم نے بلا تردّد اسے قبول کر لیا۔ سَمِعْنَا۔ ہم نے سُنا اور ہم ایمان لے آئے۔ یہ ایک ایسا

طبعی اور قُدرتی نتیجہ

ہے جو اللہ تعالیٰ ظاہر فرماتا ہے۔ جس کے درمیان کوئی فاصلہ نہیں۔ پس اَے خُدا اِس ایمان کے نتیجہ میں جو ہم تجھ پر لائے ہیں ہماری تجھ سے کچھ التجا ہے۔ پہلی التجا تو یہ ہے کہ جو گناہ پہلے ہو چکے ہیں اُن کے بوجھ ہم کہاں اُٹھائے پھرتے رہیں گے۔ وہ تو ہمارے کھاتہ سے دُور کر دے۔ ان کو مٹا دے اور معاف کر دے۔ اور آئندہ کے لئے بھی ہمیں اپنے نفس پر اعتماد نہیں۔ ہم بے حقیقت اور عاجز بندے ہیں۔ ہم تجھ سے یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم میں یہ طاقت ہے کہ ہم جُرموں اور گُناہوں سے بچ سکیں گے۔ پس تجھ سے یہ التجا کرتے ہیں کہ اس ایمان کے بدلہ میں (دیکھیں مومن کتنی بڑی قیمت مانگ رہا ہے) ہمارے پہلے گناہ بھی سارے کے سارے بخش دے اور آئندہ کے گُناہوں سے بچنے کی بھی توفیق عطا فرما۔ اور ہماری وہ بدیاں جو ہماری فطرت کے اندر داخل ہو چکی ہیں اور ہمارے وجود کا حصّہ بن گئی ہیں جو دراصل گُناہوں پر منتج ہُوا کرتی ہیں ان سے ہمیں بچا۔ یعنی ایسی بدصفات، بدخصلتیں اور بدعادتیں بعض حرصیں اور تمنّائیں جو انسان کے ساتھ لگی رہتی ہیں۔ اور گُناہ پر آمادہ کرتی رہتی ہیں۔ یہ سب سَیِّاٰت ہیں جو ہمارے وجود میں بدیوں کی شکل میں داخل ہوئی ہوتی ہیں۔ اور وہ ہمارے وجود کا شیطان بن گئی ہیں۔ جب تک تُو اُن کو نہیں مٹائے گا ہم آئندہ جُرموں سے پاک کس طرح ہوں گے۔ اِس لئے اَے اللہ! ہم تجھ سے ہی درخواست کرتے ہیں کہ تُو اُن کو بھی مِٹا دے۔

پھر اللہ تعالےٰ ایک اَور رنگ میں دُعا کرنے کی تعلیم دیتا ہے کہ وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ۔ ہم نہیں جانتے ہماری موت کب آنی ہے۔ ایمان کی حالت میں کچھ جلدی مر جائیں گے، کچھ دیر میں مریں گے۔ اور یہ سِلسلہ لمبا دِکھائی دیتا ہے۔ ہماری کمزوریاں بہت ہیں ہمارے گناہ زیادہ ہیں۔ ہم تجھ سے لمبی عُمر نہیں مانگتے۔ مگر یہ ضرور مانگتے ہیں کہ ہمیں موت نہ دینا جب تک نیک بندوں میں نہ لکھے جاویں۔ اگر تھوڑے دِن مقرر ہیں تو اِس نظام کو تیز فرما دے۔ اس سلوکِ رحمت کو بہت تیزی کے ساتھ جاری فرما یہاں تک کہ ہمارے پُرانے گناہ جھڑ جائیں۔ اور ہماری بدیاں دُور ہو جائیں۔ اور جب مَوت کا وقت آ جائے تو اس وقت تیری نظر ہم پر اس طرح پڑ رہی ہو جس طرح نیک بندوں پر پڑتی ہے۔ اَے خدا! تُو پیار سے ہمیں دیکھ رہا ہو کہ ہاں یہ اَبرار ہیں۔ اِس انجام تک پہنچانے کے بعد پھر فرمایا کہ اب

تُم اپنی فتح کی دُعائیں مانگو!

اب مجھے یاد کراؤ وہ وعدے جو رسُولوں سے مَیں نے کئے تھے کہ آئندہ ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ اس میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے جن کو عظیم الشان رُوحانی فتوحات عطا کی جائیں گی۔ فرمایا جب تک تم اُن منازل سے نہیں گزرتے اُس وقت تک اس بات کا حق نہیں رکھتے کہ مجھ سے مانگو۔ پہلے اَبرار کی منزل تک تو پہنچو۔ اگر اَشرار کی منزل پر رہے تو مَیں دُنیا کی باگ ڈور کیوں تمہارے ہاتھ میں پکڑاؤں گا۔ مَیں دُنیا کی اِصلاح کے عظیم کام تمہارے سپرد کیسے کروں گا۔

یہ اتنی عظیم الشان دُعا ہے ایمان کے تقاضے کے طور پر اور اس طرح تسلسل کے ساتھ کہ گویا بہتر سے بہتر انجام کی طرف حرکت کرتی چلی جاتی ہے۔ قرآن کریم کی اس فصاحت و بلاغت پر انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ فرمایا وتوفنا مع الابرار اَے خُدا! ہمیں ایسا بنا دینا کہ پھر موت نہ آئے جب تک ہم تیری نظر میں نیک نہ ہو چکے ہوں۔ ربنا وَاٰتنا ما وعدتنا علیٰ رُسلک ولا تخزنا یوم القیامۃ۔ انّک لا تخلف المیعاد۔ کہ اَے اللہ پھر اس کے بعد کونسا عُذر باقی رہ جاتا ہے کہ ہمارے حق میں وہ وعدے پُورے نہ ہوں جو تُو نے گزشتہ نبیوں سے کئے تھے۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آئندہ زمانہ میں مسیح موعود کی جماعت کا ایک بہت عظیم الشان مقام ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کے دین کا سارے ادیان پر غلبہ اس کے زمانہ میں ہونا ہے۔ اور یہ کائنات کا اتنا بڑا واقعہ ہے کہ اس کی نظیر آپ کو کہیں اَور نظر نہیں آتی۔ حضرت محمّد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کے ساتھ ادیانِ عالم پر اسلام کے غلبہ کا جو وعدہ کیا گیا ہے اس نے مسیح موعود کے زمانہ میں پُورا ہونا ہے۔ یہ مقدر ہے اور اب تک چونکہ وہ غلبہ حاصل نہیں ہُوا، اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ دن ابھی نہیں آئے۔ وہ آنے والے ہیں۔ تو وہ کونسا وعدہ تھا جو خدا تعالیٰ نبیوں سے کرتا چلا آیا تھا کہ

ایک عظیم الشّان فتح ہونے والی ہے

حضرت محمّد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کی فتح کے سِوا اَور کسی فتح کی حقیقت ہی کوئی نہیں. خدا تعالیٰ نبیوں سے جس عظیم الشان فتح کی باتیں کرتا چلا آیا ہے۔ وہ یہی فتح ہے یعنی آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کی فتح۔

پس بڑے ہی خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کے ہاتھوں اسلام کو وہ فتح عطا ہونی ہے۔ لیکن یہ اتنی مقدس فتح ہے، اور اتنی عظیم الشان اور تاریخی حیثیت کی فتح ہے کہ اس فتح کی تیاری کے لئے پہلے پاک ہونا پڑے گا۔ جب تک اَبرار میں آپ داخل نہیں ہو جاتے آپ کے مقدر میں یہ فتح نہیں لکھی جا سکتی۔ کیونکہ سیّد الابرار کی فتح گندے لوگوں کے ہاتھ پر نہیں ہو سکتی۔ یہ آپ یقین کر لیجئے۔ یہ ناممکن ہے کہ حضرت محمّد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کی فتح ان لوگوں کے ہاتھ پر ہو جو گناہوں کے بوجھ تلے دبے پڑے ہوں۔ جو لوگ اس سفر میں داخل ہی نہ ہوئے ہوں کہ اُن کے پہلے گناہ بخشے جا رہے ہوں آئندہ کمزوریاں دُور کی جا رہی ہوں، نیکیاں عطا ہو رہی ہوں۔ اور بڑی تیزی کے ساتھ تیاریاں ہو رہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے تحت کہ لوگ مریں گے نہیں جب تک نیک نہ ہو جائیں۔ اللہ فرماتا ہے پہلے ان لوگوں میں تم داخل ہو جاؤ پھر تم اس فتح کے لائق قرار دیئے جاؤ گے جو میرے محبوب بندہ محمّد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کی فتح ہے اور جس کے متعلق مَیں پُرانے نبیوں سے وعدہ کرتا چلا آیا ہوں کہ وہ فتح ضرور عطا ہوگی۔

پس یہ وہ مضمون ہے اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ کا جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے میری توجہ پھیری کہ زبانی دعویٰ کوئی چیز نہیں ہے، یہ کہنا کہ ہاں ہم خدا والے ہو گئے ہیں ہم پر کوئی ہاتھ تو ڈال کر دیکھے یہ محض دعویٰ ہے، خدا والے بنتے ہو تو تمہارے اندر

خدا والوں کی علامتیں

ظاہر ہونی چاہئیں۔ اور یہ وہ علامتیں ہیں جن کا میں نے قرآن کریم کی رو سے ذکر کیا ہے۔ قرآن کریم کی اس آیت کے تابع یہ علامتیں لازماً خدا والوں میں جاری ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ وہ ابرار بن جاتے ہیں۔ جس کا دوسرا نام اولیاء اللہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی مضمون کو بہت ہی پیارے انداز میں اپنے نہایت ہی پیارے اور محبوب کلام میں یوں بیان فرماتے ہیں:۔

"مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں"

کیسا عارفانہ کلام ہے۔ وہ وجود جو صاحب تجربہ ہو، جو ان چیزوں میں سے گزرا ہو، صرف اسی کے منہ سے یہ کلمے جاری ہو سکتے ہیں۔ دنیا کے عام مولوی کو یہ علم نصیب ہی نہیں ہو سکتا۔ عارف باللہ کا کلام ہے۔ فرمایا کہ خدا ضرور مدد کرتا ہے۔ میں بھی دعویٰ کرتا ہوں کہ مجھ پر ہاتھ تو ڈال کر دیکھو، میں خدا کا شیر ہوں، کس کو جرأت ہے کس کی مجال ہے کہ مجھ پر ہاتھ ڈال سکے۔ لیکن کیوں دعویٰ کرتا ہوں؟ اس لئے کہ اس یقین پر قائم ہوں کہ یہ محض فرضی دعوے نہیں ہیں۔ فرماتے ہیں:۔

"خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں
ہوتی ہیں۔ اور انجام کار ان کی تعظیم ملوک اور ذوی الجبروت
کرتے ہیں" (تتمہ حقیقۃ الوحی روحانی خزائن ۲۲ صفحہ ۵۸۹)

کتنا عظیم الشان کلام ہے۔ اللہ کے پیاروں میں قبولیت کی ایسی علامتیں پائی جاتی ہیں کہ ان کی تعظیم ملوک اور ذو الجبروت کرتے ہیں۔ اور ان پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ پس اے احمدی! اگر تو

سلامتی کا شہزادہ

بننا چاہتا ہے، اگر تو چاہتا ہے کہ آسمان سے ملوک تیری تعظیم کریں اور ذو الجبروت تیری تعظیم کریں تو لازم ہے کہ قبولیت کی ان علامتوں کی طرف دوڑ اور بڑی تیزی کے ساتھ ان علامتوں کو اپنے وجود میں جاری کرے جو اللہ کے پیاروں اور اس کے محبوبوں کی علامتیں ہوا کرتی ہیں۔ یہ کام ہم کریں تو ساری دنیا میں اسلام کی فتح کے کام اللہ کرے گا۔ ہماری ساری مشکلیں دور ہو جائیں گی۔ سارے مصائب ٹل جائیں گے۔ ہر غم خوشی اور راحت میں تبدیل ہو جائے گا۔ اور ہر خوف امن میں بدل جائے گا۔

پس اس رمضان کو ان علامتوں کے حصول کا رمضان بنا لیں۔ ہمارے چھوٹے اور ہمارے بڑے، ہمارے بچے اور ہمارے بوڑھے، ہماری عورتیں اور ہمارے مرد سب کے سب خدا سے گریہ وزاری کریں کہ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ۔ اے ہمارے رب! ہمارا تو اتنا ہی قصور ہے کہ ہم نے ایک پکارنے والے کی پکار کو سنا جو تیری طرف بلا رہا تھا۔ اور ہم ایمان لے آئے۔ خدا فرماتا ہے کہ ایمان لانے کے اس چھوٹے سے فعل کا نتیجہ اب یہ نکالو۔ میں عطا کرنے پر آیا ہوں۔ اور میں عطا کرتا چلا جاؤں گا۔ میں یہ نہیں پوچھوں گا کہ یہ کونسی اتنی بڑی نیکی تھی جو تم نے کی کہ میں سب کچھ تمہیں دے دوں۔ خود دعا سکھا دی۔ فرمایا، تم صرف اتنا کہو کہ اے خدا! ہم ایمان لے آئے ہیں۔ بس اب تو ہمارے پرانے گناہ معاف فرما۔ ہماری بدیاں دور کرتا چلا جا۔ اس وقت تک ہم پر موت نہ آئے جب تک ہم نیک نہ ہو جائیں۔ اور وہ سارے وعدے ہمارے حق میں پورے فرما دے جو گزشتہ نبیوں سے تو کرتا چلا آیا ہے۔

اس کے بعد میں مختصراً

سالِ رواں کے مالی گوشوارہ کا ذکر

کرنا چاہتا ہوں۔ مقبولوں کی علامتوں میں سے ایک مالی قربانی بھی ہے۔ خصوصاً اس دور میں جو مادیت کا دور ہے، مادہ پرستی کا دور ہے۔ جس میں انسان آسانی سے اپنی کمائی سے الگ نہیں ہو سکتا۔ خالصۃً للہ یعنی اللہ کی رضا کی خاطر اگر ایک دمڑی بھی پیش کی جائے تو اس کی بھی بہت بڑی قیمت ہے۔ میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ اللہ اپنے فضل کے ساتھ جماعت کو دن بدن قبولیت کی علامتیں عطا فرماتا چلا جا رہا ہے اور پہلے سے بڑھاتا چلا جا رہا ہے۔ یہ علامتیں تو ہمیشہ سے جماعت میں ہیں لیکن وہ جماعت بڑی خوش نصیب ہوتی ہے جو ان علامتوں میں کم ہونے کی بجائے بڑھتی چلی جائے۔

پس جہاں تک مالی قربانی کا تعلق ہے ساری دنیا میں بالکل صاف نظر آرہا ہے کہ جماعت بہت تیزی کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہے۔ باوجود اس کے کہ دنیا میں بڑے مالی بحران آگئے ہیں۔ باوجود اس کے کہ روپیہ کی قیمت گرنے کی وجہ سے شدید مشکلات کا دور ہے۔ اور بعض اقتصادی بدحالی ہے۔ تنخواہ داروں کا بہت برا حال ہے۔ تاجروں کی تجارتیں خراب ہو رہی ہیں۔ اقتصادی لحاظ سے ہر طبقہ ایک بحران ہے۔ لیکن اللہ کی عجیب شان ہے کہ جماعت احمدیہ ہر نیا سال

پہلے سے زیادہ بڑھ کر فضل

لے کر آتا ہے۔ گزشتہ مالی سال کے لئے جو بجٹ تیار کیا گیا تھا یعنی اب تک جو سال گزرا ہے اس کا بجٹ اس کے پچھلے سال کے مقابل پر غیر معمولی اضافہ کے ساتھ بنایا گیا تھا۔ اس لئے ناظر صاحب بیت المال آمد بہت گھبرائے ہوئے تھے کہ پتہ نہیں یہ پورا ہوتا ہے یا نہیں۔ اور مالی سال کے آخر پر ہم کوئی بجٹ بھی پیش کر سکیں گے یا نہیں۔ علاوہ ازیں جب میں نے یہ اعلان کیا کہ دوست سچائی پر قائم ہو جائیں اور اپنی آمدنوں کو چھپائیں نہیں۔ اگر ان کو پورا چندہ دینے کی توفیق نہیں تو معافی کا میں آج اعلان کر دیتا ہوں۔ بقایا جات بھی معاف ہو جائیں گے۔ صرف آپ دیانتداری سے اور تقویٰ کے ساتھ بجٹ لکھیں۔ اس اعلان سے تو ناظر صاحب بیت المال اور بھی زیادہ گھبرا گئے۔ اور ایک رقعہ بھی ان کا پہنچا کہ اب آپ کیا سب کو معاف ہی کرتے چلے جائیں گے۔ بجٹ کیا بنے گا۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ فکر نہ کریں۔

اللہ پر توکل رکھیں

اللہ سچائی کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ اصل زندگی سچائی سے عبارت ہے۔ ساری طاقت سچائی میں ہے۔ اور ساری نیکیوں کی جان سچائی میں ہے۔ ابرار بننا ہے تب بھی سچائی سے یہ سفر شروع کرنا پڑے گا۔ اور مسلسل سچائی کو اپنے ساتھ رکھنا پڑے گا۔ ایک قدم بھی سچائی کے بغیر اٹھا کر آپ روحانی لحاظ سے زندہ نہیں رہ سکتے۔ بہرحال جتنے خطوط آئے جتنی چٹھیاں آئیں، ہم سب کو معاف کرتے چلے گئے۔ اور کہا کہ اگر دوستوں کو چندہ دینے کی توفیق نہیں بے شک نہ دیں لیکن سچ بولیں۔ خدا نے ان کو جو کچھ عطا فرمایا ہے اس کو کم کر کے نہ دکھائیں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ سال کے آمد کے بجٹ کے مقابل پر (جو اس سے پچھلے سال سے بہت زیادہ تھا)

۴۷ لاکھ روپے زیادہ وصول ہوئے ہیں

میری روح خدا کے حضور سجدے کر رہی ہے۔ لاکھوں کی وجہ سے نہیں بلکہ ان ان گنت سچائیوں اور خلوص کی بناء پر جو ان لاکھوں کے پیچھے کام کر رہے ہیں۔ بڑی بڑی تکلیفیں اٹھا کر دوستوں نے یہ چندے دیئے ہوں گے۔ بڑی قربانیاں کر کے یہ چندے دیئے۔ غریبوں نے بھی دیئے، امیروں نے بھی دیئے۔ اور اس عزم کے ساتھ دیئے کہ ہمارا قدم پیچھے نہیں جائے گا۔ روپیہ کی قیمت کم ہو رہی ہے تو ہمارے لئے کم ہو۔ جماعت کے لئے کیوں کم ہو۔ جماعت کو ہم سے زیادہ ضرورتیں ہیں۔ یہ تھا جذبہ جو چندہ دینے کے پیچھے کارفرما تھا۔ دنیا کی قوموں میں تو روپے کی قیمت کم ہو تو کہتے ہیں ٹیکس معاف کر دو۔ فلاں چیز معاف کر دو، ہم سے زندہ نہیں رہا جاتا۔ لیکن یہ وہ زندہ قوم ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے کہ جتنی روپے کی قیمت کم ہوتی چلی گئی اتنا ہی ان کو یہ خیال آیا کہ سلسلہ کو زیادہ روپے کی ضرورت ہے۔ اس لئے اور زیادہ قربانی کرو۔ یہ اضافہ پہلے سے بڑھ کر اور حیرت انگیز ہے۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ پر کامل یقین تھا اور اس پر توکل تھا۔ لیکن اتنے اضافہ کی توقع نہیں

تھی۔ پتہ نہیں کہاں سے آیا ہے کس طرح آیا ہے بارش کے قطروں کی طرح گرا ہے اور جب یہ بجٹ CLOSE ہوا ہے (اور ابھی اس میں کچھ رقمیں داخل ہونے والی باقی ہیں) تو خدا کے فضل سے متوقع بجٹ سے ۴۷ لاکھ روپے زیادہ وصولی ہو چکی ہے۔ اور باقی ساری دنیا میں بھی یہی حال ہے۔ جیسا کہ دوست الفضل میں پڑھتے رہتے ہیں۔ پس

ہم پر شکر واجب ہے

یہ مقبولوں کی علامتیں ہیں جو ہم میں ظاہر ہو رہی ہیں۔ دُعا کریں خدا تعالیٰ ان علامتوں میں مزید برکتیں عطا کرتا چلا جائے۔ اور ان کو بڑھاتا چلا جائے۔ یہ علامتیں عبادتوں میں بھی اسی طرح برکت پائیں جس طرح مالی قربانیوں میں برکت پا رہی ہیں۔ وقف کی رُوح میں بھی اسی طرح برکت پائیں جس طرح مالی قربانی میں برکت پا رہی ہیں۔ ہماری زندگی کے ہر شعبہ میں یہ علامتیں ظاہر ہو جائیں۔ ہمارے ذاتی، انفرادی اخلاق میں ظاہر ہو جائیں ایک دوسرے سے ہمارے سلوک میں ظاہر ہو جائیں۔ اپنی بیویوں سے ہمارے سلوک میں ظاہر ہو جائیں۔ بیویوں کے اپنے خاوندوں سے سلوک میں ظاہر ہوں۔ بچوں سے سلوک میں ظاہر ہوں۔ بچوں کے اپنے ماں باپ کے سلوک میں ظاہر ہوں۔ گویا ہر طرف جتنی جگہ بھی آپ کی زندگی میں کوئی تعلق قائم ہوتا ہے۔ ہر جگہ اللہ کے پیار کی علامتیں آپ کے اندر جلوہ گر ہونی چاہئیں۔ اس کو کہتے ہیں خدا میں نہاں ہو جانا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ جو فرمایا ع

نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں

تو یہ بھی کوئی فرضی فلسفہ کی بات نہ تھی۔ مراد یہ تھی کہ ہم نے گویا اور زیادہ صفاتِ باری کو اختیار کر لیا۔ ہمارے اندر پہلے سے بڑھ کر مقبولوں کی علامتیں ظاہر ہو گئیں۔ پس اس رمضان کے مبارک مہینے میں

دوست بہت دُعائیں کریں

اور پھر سارا سال کوشش کریں کہ مقبولوں کی علامتیں ہمارے اندر نشو و نما پاتی اور بڑھتی رہیں۔ یہاں تک کہ جماعت پر ایک عظیم الشان رُوحانی بہار آجائے جس کے بعد اس کا بڑھنا مسلسل جاری رہے۔ اور کسی کی طاقت میں نہ رہے کہ وہ اس کو روک سکے۔ دنیا کے لئے یہ ناممکن ہو جائے کہ وہ تمہاری راہ میں حائل ہو سکے۔ اور وہ اسی طرح ناممکن بنے گا کہ تم خدا والے ہو جاؤ۔ اور خدا کے پیار کی علامتیں تمہارے اندر ظاہر ہوں۔

خطبۂ ثانیہ کے دوران فرمایا:۔

پچھلے دنوں سے گرمی بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ ویسے تو مومن کا کام ہے کہ اللہ کی رضا پر راضی رہے۔ جو بھی ہے ٹھیک ہے۔ ہر ابتلاء پر راضی ہونا ہی مومن کے لئے جنت ہے۔ لیکن ساتھ یہ بھی حکم ہے کہ ہر ضرورت کے لئے مجھ سے دُعائیں مانگو۔ ادنیٰ تکلیف کے لئے بھی مجھ سے دُعائیں مانگو۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کا ایک حصہ ہے۔ یہ بھی اس کی تقدیر کا ایک حصہ ہے اس لئے ہم ہر تقدیر پر راضی ہیں۔ اور اس محبت اور پیار کی تقدیر کا بھی مطالبہ کرتے ہیں جس کے نتیجہ میں اس نے ہمیں ہر تکلیف دُور ہونے کی دُعا بھی سکھا دی۔ ایک طرف فرمایا میری ہر رضا اور میری ہر تقدیر پر راضی ہو جاؤ۔ اور ساتھ یہ بھی فرما دیا کہ چھوٹی سے چھوٹی مشکل میں بھی مجھ سے دُعا کرو کہ میں تمہاری مشکل دُور کر دوں۔ پس ہمارے لئے جنت ہی جنت ہے۔ کچھ جنتیں ذرا ظاہری جسمانی مشقت سے ملتی ہیں۔ کچھ آسانی سے مل جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم مجھ سے آسانی کی جنتیں بھی مانگا کرو۔ اس لئے ایک صاحب نے ابھی خطبہ سے پہلے کہا تھا کہ دُعا کی تحریک کروں کہ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ اور بارش بھیجے۔

بارش کی دُعا نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ بعض دفعہ بارش اتنی شدید گرمی اور مصیبت لے کر آتی ہے کہ انسان کا پہلے سے بھی بُرا حال ہو جاتا ہے۔ ابھی تو آپ کو پتہ نہیں چل رہا پسینے ٹھنڈک پیدا کر رہے ہیں۔ درختوں کے سائے ٹھنڈے ہیں۔ کمروں کی چھتوں کے نیچے کچھ آرام ہے۔ اگر پھر اس والی بارش ہو جائے جو گرمی کی جان نہ مارے لیکن نمی پیدا کر جائے۔ تو یہ تو بڑی خطرناک دُعا ہو گی۔ اس لئے

فضل اور رحمت کی دُعا کریں

کہ اللہ تعالیٰ جس شکل میں بھی ہمارے لئے بہتر ہے فضل اور رحمت لے کر آئے۔ ہمارے روزے آسان کر دے۔ ہمارے دلوں میں بشاشت پیدا کرے، ہماری تکلیفوں کا ازالہ فرمائے اور پھر ہمیں یہ ہمت عطا کرے کہ واقعۃً ہم اس کی رضا پر راضی رہنے والے بن جائیں۔

(منقول از الفضل ۹ جولائی ۱۹۸۳ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی قبولیت دُعا کا تازہ نشان

وِلادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے عزیزم مکرم مولوی خورشید احمد صاحب انور ایڈیٹر و مینیجر ہفت روزہ "بدر" قادیان کو بتاریخ ۸؍۸؍۸۳ صبح ساڑھے پانچ بجے سول ہسپتال بٹالہ میں تین بیٹیوں کے بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جو برادرم محترم مرزا محمد اطہر بیگ صاحب ساکن کشن گنج (راجستھان) کا نواسہ اور مکرم عبد العظیم صاحب درویش قادیان کا پوتا ہے۔

واضح رہے کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دُعا کی درخواست کئے جانے پر حضور پُر نور نے از راہِ شفقت ولادت سے عرصہ قریباً ساڑھے چھ ماہ قبل ہی بچے کا نام "طارق ظہیر" تجویز فرما دیا تھا۔ اس لحاظ سے نومولود حضور ایدہ اللہ الودود کی قبولیتِ دُعا کے بے شمار نشانات میں سے ایک تازہ نشان ہے۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذٰلک۔

احبابِ جماعت سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز نومولود کو نیک صالح و خادمِ دین اور اسم بامسمّٰی بنائے اور درازیٔ عمر و بلندیٔ اقبال سے نوازے۔ آمین۔

خاکسار:۔ مرزا وسیم احمد
امیر جماعت احمدیہ قادیان

تحریکِ دُعائے خاص

سلسلہ کے انتہائی مخلص اور دیرینہ خادم محترم مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ انگلستان و مغربی افریقہ حال ربوہ تحریر فرماتے ہیں کہ "میں ان دنوں دل کے عارضہ سے بہت بیمار ہوں۔ علاج جاری ہے۔ درویشانِ قادیان اور جملہ بزرگان و احبابِ جماعت کی خدمت میں دعاؤں کا خواستگار ہوں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو کامل صحت و شفایابی سے نوازے اور بیش از بیش مقبول خدمتِ سلسلہ کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے آمین اللّٰھم آمین۔"

(ادارہ بدر)

ضروری تصحیح

محترم حضرت مولانا عبد المالک خان صاحب کی المناک وفات سے متعلق الفضل مجریہ ۶؍۸؍۸۳ میں شائع شدہ ابتدائی اطلاع پر انحصار کرتے ہوئے بدر کے گزشتہ شمارہ میں تحریر کیا گیا تھا کہ حضرت مولانا مرحوم کی نمازِ جنازہ مورخہ ۶؍۸؍۸۳ کو بعد نمازِ عصر احاطہ مقبرہ بہشتی میں ادا کی گئی۔ مگر بعد میں ملنے والی اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ اس روز تیز بارش ہو جانے کی وجہ سے نماز ظہر و عصر جمع کی گئی۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بوقت ۵½ بجے شام مرحوم کی نمازِ جنازہ مسجد مبارک میں پڑھائی۔ قارئین اس کی درستی فرمالیں۔

(ادارہ)

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر

کراچی میں
معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں!

الرؤف جیولرز

۱۶۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد کراچی
(فون نمبر:۔ ۶۱۷۰۶۹)

اسلام میں خلافت کا بابرکت آسمانی نظام

از مکرم مولوی شیخ حمید اللہ صاحب مبلغ سلسلہ مقیم لولاب کشمیر

تاریخ اسلام کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اندوہناک وفات نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر ایک عجیب سی دیوانگی اضطراب اور بے چینی کی کیفیت طاری کر دی تھی۔ چنانچہ تاریخ میں آتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ شدت غم کے باعث ننگی تلوار ہاتھ میں لئے انتہائی جوش کے ساتھ فرمانے لگے کہ جو شخص یہ کہے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے ہیں میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔ اسلام پر سب سے زیادہ نازک اور خطرناک وقت وہی تھا جب ہمارے جان سے پیارے آقا رحلت فرما کر مومنوں کے دلوں کو مجروح کر گئے اور وہ عالم دیوانگی میں ہوش وحواس کھو بیٹھے تب اللہ تعالےٰ کی رحمت جوش میں آئی اور اس کی قدرت ثانیہ یعنی خلافت کا قیام عمل میں آیا یاس امید میں بدل گئی پریشانی کی بجائے اطمینان نے جگہ لے لی اسلام کا پرچم سر بلند ہو کر اپنی نرالی شان کے ساتھ لہرانے لگا اور مسلمانوں نے خلفاء راشدہ کے دور میں دن دگنی رات چوگنی ترقی حاصل کی۔

تصویر کا دوسرا رُخ

مگر جب مسلمان خلافت جیسے عظیم اور گرانقدر آسمانی انعام کو کھو بیٹھے تو وہ دن بدن تنزل کا شکار ہوتے چلے گئے۔ نہ تبلیغ رہی نہ تنظیم نہ تربیت رہی نہ تعلیم نہ اتفاق رہا نہ اتحاد بلکہ اندرونی طور پر وہ تفرقہ بازی میں مبتلا ہو گئے اور باہم دست وگریبان ہو کر ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگانے لگے۔ اُدھر عیسائیت یعنی دجال جو جزیرے میں بند تھا اور زنجیروں سے جکڑا ہوا تھا اُس کی زنجیریں ٹوٹ گئیں وہ جزیرے سے نکل کر روئے زمین پر پھیل گیا اور مسیح کو خدا کا شریک اور بیٹا بنا کر دنیا کو گمراہ کرنے لگا توحید کی جگہ تثلیث نے لے لی اور وہ مسلمان جو کبھی عیسائیوں کو مسلمان بنا رہے تھے اب خود عیسائیت کا شکار ہونے لگے جس کے نتیجہ میں لاکھوں مسلمان مرتد ہو گئے۔ سپین جیسی پرشوکت اسلامی سلطنت جس کی ایک ایک اینٹ اور ایک ایک پتھر اسلام کی سچائی کا گواہ ہے اس پر عیسائیوں کی یلغار سے تثلیث کا تسلط ہو گیا۔ بہت سی مسجدیں مسمار کر دی گئیں اور بعض کو گرجا گھروں میں تبدیل کر دیا گیا۔

ظہور امام مہدی آخر الزمان

جب اسلام پر چاروں طرف سے تابڑ توڑ حملے ہونے لگے اور قریب تھا کہ اغیار نا پہ یورش اسلام کو نیست ونابود کر دے خدا تعالےٰ کی رحمت پھر جوش میں آئی اور حضرت مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے عین مطابق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ظہور ہوا آپ نے مخالفین اسلام کو للکارا اور فرمایا ؎

الا اے دشمن نادان وبے راہ
بترس از تیغ بُران محمدؐ

کرامت گرچہ بے نام ونشاں است
بیا بنگر ز غلمان محمدؐ

تاریخ گواہ ہے کہ دیکھتے دیکھتے حالات بدل گئے اور مامور ربانی کی للکار کے سامنے کوئی مخالف اسلام ٹھہر نہ سکا آپ نے اسلام کے دلائل قویہ سے سب مخالفوں کے منہ بند کر دیئے۔ آپ کی وفات کے بعد اسلام میں خلافت علیٰ منہاج نبوت کا سلسلہ دوبارہ شروع ہو گیا جس کے ذریعہ جگہ جگہ اسلام کے مشن قائم ہوتے چلے گئے وہ عیسائی جو کسی وقت اسلام کو مٹانے کے درپے تھے وہ اب مسلمان ہو رہے ہیں چنانچہ لاکھوں عیسائی اس وقت تک عقیدہ تثلیث کو خیرباد کہہ کر توحید کا نعرہ بلند کر رہے ہیں۔ مبلغین احمدیت دنیا کے گوشے گوشے اور چپے چپے پر اللہ تعالےٰ کی وحدانیت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اعلان کر رہے ہیں اور یوں نظام خلافت کی برکت سے اسلام کی تبلیغ زمین کے کناروں تک ہو رہی ہے چنانچہ سپین جیسی سرزمین جہاں گزشتہ ساڑھے سات سو سال کے طویل عرصہ میں مسلمانوں کی کسی حکومت کو مسجد بنانے یا تبلیغی مشن کھولنے کی جرأت نہ ہوئی تھی آج وہاں محض اللہ تعالےٰ کے فضل اور نظام خلافت کی برکت سے ایک عظیم الشان مسجد تعمیر ہو چکی ہے۔ جس کا بابرکت افتتاح حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز گزشتہ سال ماہ ستمبر کی ۱۰ تاریخ کو اپنے دست مبارک سے فرما چکے ہیں۔ اس موقعہ پر تائید الٰہی اور نصرت ربانی کا پرحسین اور پرکشش منظر سامنے آیا اسے اخبارات اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ ساری دنیا نے دیکھا۔

منکرین خلافت کے لئے مقام غور وفکر ہے کہ اگر اسلام میں خلافت علیٰ منہاج نبوت کا قیام ضروری نہ ہوتا تو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اس کا قیام عمل میں نہ آتا مگر عملاً ایسا نہیں ہوا بلکہ خلافت راشدہ قائم ہوئی اور اس کے ذریعہ اسلام کو پہلے سے زیادہ وسعت اور تقویت بھی ملی بعد میں خلافت نہ ہونے کی وجہ سے اسلام کو کس قدر ضعف اور نقصان پہنچا؟ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد آپ کے خلفاء کے ذریعہ کاروان اسلام پھر کتنی سُرعت اور برق رفتاری کے ساتھ اپنی منزلیں طے کرنے لگا؟ یہ سب امور روز روشن کی طرح نمایاں ہیں اور اس امر کا ثبوت فراہم کرتے ہیں کہ اسلام کی ترقیات ـــــ خلافت سے وابستہ ہیں پس آیئے ہم تمام نفسانی خواہشات اور ذاتی مفادات کو چھوڑ کر اور دنیوی ملونی سے اپنے نفسوں کو پاک کر کے خلافت کے دامن کو مضبوطی سے پکڑیں کہ رضائے الٰہی اسی میں ہے اسلام کی ترقیات اسی سے وابستہ ہیں اور علمی وروحانی ترقی، تقویٰ شعاری حلیمی مسکینی اور فروتنی کا انحصار اسی پر ہے تکبر، نخوت اور خود پسندی سے بچنے اور نفسانی جوشوں سے محفوظ رہنے کے لئے بہت ضروری ہے کہ خلیفہ وقت کی اطاعت اور فرمانبرداری اختیار کر کے اللہ تعالےٰ کا قرب حاصل کیا جائے اللہ تعالےٰ کا عشق اور اس کی محبت ومعرفت خلیفہ وقت کا دامن پکڑنے سے ہی حاصل ہوتی ہے کیونکہ خدا تعالےٰ اپنے برگزیدہ خلیفہ کو علم وعرفان کے خزائن عطا کرتا ہے اور جو شخص خلیفہ وقت کی اطاعت کرتا ہے اور اس کی آواز پر لبیک کہتا ہے اس کو بھی علم وعرفان کی دولت سے وافر حصہ ملتا ہے اللہ تعالےٰ نے مقام خلافت کو بلند کیا ہے جو بھی اس مقام کو شناخت کر کے خلافت سے وابستہ ہو جاتا ہے وہ بھی بلندی کی طرف پرواز کرتا ہے۔

اللہ تعالےٰ ہمیں اور ہماری اولاد کو اور آئندہ آنے والی نسلوں کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رکھے اور تمام دنیا کو خلافت کے جھنڈے تلے جمع کر کے اسلام کو فتح عظیم عطا فرمائے آمین۔

درخواست ہائے دُعا

● - ملکی حالات کی بنا پر تھوڑا عرصہ ہوا میری ملازمت جاتی رہی احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مجھے اس کا نعم البدل عطا فرمائے نیز میری اہلیہ رفیعہ احمد اور ہماری بچی عزیزہ ساجدہ احمد سلمہا کو صحت، دعا نیت والی ہوشیار زندگی عطا فرمائے اور ہر قسم کے ابتلاؤں سے محفوظ رکھتے ہوئے اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے آمین۔

خاکسار: شیخ نثار احمد ٹورنٹو کینیڈا

● - اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے میرے بیٹے عزیزم عبد الاسمٰعیل خان سلمہٗ کو بی اے آنرز (فلاسفی) کے امتحان میں فرسٹ ڈویژن اور اپنے گروپ میں فرسٹ پوزیشن کے ساتھ نمایاں کامیابی عطا فرمائی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک اب عزیز نے ایم اے (پی۔ایچ) میں داخلہ کے لئے درخواست دی ہے مبلغ دس روپے اعانت بدر میں ارسال کر کے قارئین کی خدمت میں دعا کی کا خواستگار رہوں کہ مولیٰ کریم عزیز کی اس کامیابی کو ہر جہت سے بابرکت کرے اور مزید اعلیٰ کامیابیوں کے حصول کا پیش خیمہ بنائے آمین

خاکسار: عبد الرحیم خان نائب صدر
(جماعت احمدیہ اڑیسہ)

● - خاکسار کے نواسے عزیز منصور احمد سلمہٗ کے داہنے ہاتھ کی ہڈی گر کر چوٹ آجانے کی وجہ سے کافی متاثر ہوئی ہے پلاسٹر چڑھا دیا گیا ہے۔ بزرگان واحباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے

خاکسار: حضرت صاحب سنگھ صدر جماعت بھلی

حسن اور احسان کا سرچشمہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے گرانبار احسانات کا پر کیف تذکرہ

از مکرم عبد المالک صاحب نمائندہ ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان ـــــ لاہور

دنیا میں انسان یا تو کسی کے حسن کا گرویدہ ہوتا ہے یا احسان کا۔ یہی دو نمایاں اوصاف ہیں جو ایک انسان کے دل میں دوسرے کے لئے محبت اور پیار کا جذبہ پیدا کرتے ہیں اور ان دونوں خوبیوں کا ایک شخص میں بیک وقت جمع ہونا اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے بعض برگزیدہ وجود ایسے بھی ہوتے ہیں جن میں ایک ساتھ یہ دونوں خوبیاں موجود ہوتی ہیں۔ یعنی وہ حسین بھی ہوتے ہیں اور احسان کا سمندر بھی اور یہ مقام صرف اہل اللہ کو حاصل ہوتا ہے کیونکہ جب اللہ تعالیٰ کسی کو چن لیتا ہے تو ان دونوں صفات کا سمندر اس میں موجزن ہو جاتا ہے ایک طرف اس کے ماننے والوں کو وہ حسین لگتا ہے تو دوسری طرف اس کا احسان وسیع ہوتا ہے جو کہ غیر نظری کی ملاقات بھی ہوتی ہے۔ ان ہی اللہ والوں میں سے اللہ تعالیٰ کا ایک پیارا۔ محبت کا سمندر، میرا محبوب، محسن اور شفیق آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کا بھی وجود تھا۔ آپ حسین بھی تھے اور محسن بھی۔ ہر ایک سے ہمیشہ احسان کا سلوک فرماتے اور آپ کے شیدائی آپ کے حسن پر نچھاور ہوتے جاتے۔ مجھے نہیں معلوم کہ حضور نے کس کس پر کیا کیا احسان فرمایا۔ خود اس عاجز پر آپ نے جو عظیم احسانات فرمائے ان کا مختصر سا تذکرہ قارئین بدر کے ازدیاد ایمان کی خاطر پیش خدمت ہے۔

خاکسار کی پہلی ملاقات حضور نور اللہ مرقدہٗ سے اس جلسہ سالانہ کے موقع پر ہوئی جس پر آپ کے فرزند ارجمند محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کا نکاح ہوا تھا۔ اس سال میری ڈیوٹی سٹیج پر تھی خاکسار کے پاس چادر تھی جس میں چھوارے ڈال کر احباب میں نکاح کے بعد تقسیم کئے گئے۔ اس کے بعد خاکسار گاہے گاہے حضور کی خدمت میں دعا کا خط تو لکھتا رہتا۔ مگر ملاقات کا شرف کبھی کبھار ہی حاصل ہوتا لیکن جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو منصب خلافت پر فائز فرمایا تو ہم جیسے ناچیز خدام سے ملاقات کا رنگ ہی بدل گیا

(۱)

۱۹۷۰ء میں جب حضور مغربی افریقہ کے دورہ سے واپس کراچی تشریف لائے تو محترم ملک غفور احمد صاحب جاوید قائد ضلع لاہور نے چند خدام پر مشتمل ایک وفد لاہور سے بغرض استقبال کراچی بھجوایا جس میں خاکسار کو بھی شمولیت کی سعادت ملی ہم نے کراچی پہنچ کر احمدیہ ہال میں قیام کیا۔ وہیں حضور نے ایک خطاب میں "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کا اعلان فرمایا ہم کو حضور کے قریب بیٹھنے کی سعادت ملی اگلے روز لاہور کے لئے واپسی تھی جب ہم ایئرپورٹ پر حضور کو الوداع کہنے کے لئے گئے تو حضور نے اپنی جیب سے خاکسار کو دس روپے کا نوٹ نکال کر دیا اور فرمایا

"یہ تمہارا ہے"۔

یہ ایسا عظیم اور گراں بار احسان تھا کہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے مالی فراوانی سے نوازا ہمیشہ میری ضرورتوں کو خود پورا کیا اور آج تک اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے محتاجی سے محفوظ رکھا ہے۔ الحمد للہ۔

(۲)

خاکسار کی منگنی ستمبر ۱۹۷۱ء میں ہوئی حضور ان دنوں اسلام آباد میں تشریف فرما تھے خاکسار وہاں حاضر ہوا اور عرض کی کہ حضور میری منگنی ہو گئی ہے فرمایا کہاں ہوئی ہے عرض کی کہ مکرم عبد الحق صاحب کی بیٹی سے ساتھ ہی یہ بھی گزارش کی کہ حضور شادی کے لئے روپے وغیرہ کی ضرورت ہے دعا کی التجا ہے۔ فرمایا تمہیں روپے کی کیا ضرورت ہے پھر فرمایا "اللہ تعالیٰ فضل کرے گا۔ یہ مبارک الفاظ اس قدر شان کے ساتھ پورے ہوئے کہ خدا تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کر سکتا۔ ہوا یوں کہ ہم نے ۵ دسمبر ۱۹۷۱ء شادی کی تاریخ مقرر کی اور اس کی اطلاع تمام عزیز و اقارب کو کر دی مگر ۳ دسمبر ۱۷ء کو پاک و ہند کی جنگ شروع ہو گئی جس کی وجہ سے ہمارے ہاں کوئی عزیز و اقارب نہ آیا ہم نے شادی ملتوی کرنے کا پروگرام بنایا مگر سسرال والے نہ مانے اور اس طرح انتہائی سادگی سے بحسن و خوبی شادی ہو گئی

(۳)

شادی کے بعد خاکسار بغرض ملاقات جنوری ۱۹۷۲ء میں حضور کی خدمت میں ربوہ حاضر ہوا تو حضور نے دریافت فرمایا "تمہاری شادی ہو گئی ہے؟" عرض کی جی حضور! اس پر حضور نے خود ساختہ دوائی مابل (MOBIL) کی ایک شیشی عنایت فرمائی اور فرمایا جب ختم ہو جائے اور منگوا لینا ساتھ ہی حضور نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بھر کر نوٹ مجھے شادی کا تحفہ دیئے جو ایک اچھی خاصی کثیر رقم تھی۔

(۴)

خاکسار کی بھتیجی عزیزہ امۃ المالک سنمہا پیٹ کے درد سے اکثر بیمار رہتی تھی۔ خاکسار نے اجتماع خدام الاحمدیہ ۱۹۷۳ء کے موقع پر عرض کی کہ حضور میری بھتیجی کو پیٹ درد کی شکایت ہے جس کی وجہ سے ہم پریشان ہیں دعا کی احتیاج ہے اور دوا کی بھی"۔ فرمایا کب واپس جانا ہے عرض کی جب حضور اجازت دیں۔ فرمایا کل دفتر میں مجھ سے دوا لے لینا خاکسار اگلے روز حاضر ہوا تو فرمایا ظہر کے بعد پھر ظہر کے بعد عرض کی تو فرمایا عصر کے بعد چنانچہ اس کے بعد دوا دی اور فرمایا "ظہر کے بعد اس لئے دوائی نہ دی تھی کہ میں نے اس پر دعا کرنی تھی۔ اب کوئی ہے اللہ تعالیٰ اس دوا کو حکم دے گا کہ وہ موجب صحت ہو چنانچہ اس کے بعد آج تک عزیزہ کو پیٹ کی درد نہیں ہوئی یہ بھی اس گناہ گار پر حضور کا احسان عظیم ہے

(۵)

۱۹ر جون ۱۹۷۶ء کا واقعہ ہے کہ مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے خاکسار کو حضور کے نام کا ایک خط دے کر ربوہ بھجوایا حضور سے ملاقات ہوئی خاکسار نے عرض کی کہ حضور خاکسار کے ہاں عنقریب ولادت ہونے والی ہے آپ چونکہ یورپ اور امریکہ کے سفر پر تشریف لے جا رہے ہیں اس لئے اگر ابھی بچے کا نام تجویز فرما دیں تو نوازش ہوگی اس پر حضور نے فرمایا لکھوا کر لائے ہو عرض کی جی حضور فرمایا مجھے دو جب خاکسار نے کاغذ پیش کیا تو آنکھ جھپکتے ہی حضور نے اپنے دست مبارک سے تحریر فرمایا

"عطاء القدوس مبارک ہو۔

(دستخط) ناصر احمد"

اس کے بعد خاکسار واپس لاہور آ گیا اور حضور دورہ پر تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل کیا کہ ٹھیک ۳ ماہ ۱۹ دن کے بعد ۸ر اکتوبر ۱۹۷۶ء کو اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا جو نام کے لحاظ سے پیدا بھی جمعہ کو ہی ہوا یہ حضور کی قوت قدسی تھی جو ہمارے لئے ایک نشان کی حامل بنی یہ بچہ اس وقت دوسری کلاس میں پڑھتا ہے اور ماشاء اللہ ۶ سال کا ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کو علم و معرفت عطا کرے اور خادم دین بنائے آمین۔

(۶)

خاکسار کو ۱۹۷۸ء کی کسر صلیب کانفرنس میں شامل ہونے کی سعادت ملی مسجد فضل لندن کے قریب محترم حبو ال صاحب کے گھر ہمارا قیام تھا ایک روز بہت سے احباب محمود ہال میں ملاقات کے لئے جمع تھے ملاقاتیں ہو رہی تھیں اس دوران بعض احباب نے امریکہ جانے کی خواہش کا اظہار کیا چونکہ خاکسار اجنبی تھا اس لئے ان کی باتوں سے اندازہ لگایا کہ امریکہ قریب ہے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ مجھے بھی جانا چاہئے۔ چنانچہ خاکسار نے بھی دوران ملاقات حضور کی خدمت میں عرض کی کہ حضور! خاکسار بھی امریکہ جانا چاہتا ہے فرمایا کتنے عرصہ کے لئے عرض کی جتنا عرصہ حضور اجازت دیں۔ فرمایا دو ہفتہ سے زائد نہیں کیونکہ محترم چوہدری حمید نصر اللہ خاں صاحب اپنے پرائیویٹ سیکرٹری کے بغیر کیا کریں گے عرض کی ٹھیک ہے۔ حضور سے دعا کی درخواست ہے کہ دیزا ...

فرمایا جاؤ اللہ فضل کرے گا۔ چنانچہ خاکسار اگلے روز محترم ملک محمود مجید صاحب ایڈووکیٹ لاہور کے ہمراہ امریکن ایمبیسی میں گیا اور تھوڑی دیر میں واپس آگیا۔ خاکسار نے احباب سے ذکر کیا کہ میں ویزا لے آیا ہوں مگر احباب کو یقین نہ آیا وہ پوچھنے لگے کہ کس طرح مل گیا۔ میں نے بتایا کہ

میرا پیر کامل ہے حضور کی دعا سے ملا ہے

اس کے بعد دو دفعہ ویزا کے لئے پھر Apply کیا اور ہر دفعہ بغیر کسی روک کے ویزا مل جانا گویا میرے لئے اللہ تعالیٰ نے حضورؒ کے اس ارشاد پر کہ "جاؤ اللہ فضل کرے گا" مستقل طور سے اپنے فضل کا دروازہ کھول دیا الحمد للہ۔

(۷)

امریکہ کے لئے روانہ ہونے سے قبل خاکسار حضور کی اجازت کی غرض سے حضور کی خدمت میں لنڈن مشن میں حاضر ہوا اور دعا کی التجا کی جس پر حضور نے فرمایا "وہاں چاند گاڑی پر سیر کر کے آنا"۔ خاکسار نے عرض کی حضور کینیڈا جلسہ سالانہ پر جانے کا بھی ارادہ ہے فرمایا ویزا لے لیا ہے عرض کی حضور کہتے ہیں امریکہ سے آسانی سے مل جاتا ہے فرمایا جاؤ اللہ فضل کرے گا چنانچہ دعا کی التجا کے ساتھ خاکسار رخصت ہوا جب امریکہ نیویارک سے ہوتا ہوا واشنگٹن پہنچا تو وہاں میں نے اپنے دوست مکرم چوہدری ضیاء الحق صاحب سے کینیڈا جانے کا عرض کیا انہوں نے کہا کل ویزا لگوا لیں گے۔ ہم ایمبیسی پہنچے فارم حاصل کیا جس میں ایک کالم تھا تمہارے پاس کس قدر رقم ہے میں نے لکھ دیا ۳۲ ڈالر کیونکہ اس وقت میرے پاس جیب میں اتنی ہی رقم تھی انہوں نے کہا ۸۰ ڈالر تو بس کا کرایہ ہے تمہیں ویزا کیسے ملے گا میں نے کہا کہ حضورؒ نے فرمایا تھا "اللہ فضل کرے گا" اب ضرور اس کا فضل ہوگا ایمبیسی والوں نے فارم لے لیا اور چار بجے کا وقت دیا جب ہم چار بجے گئے تو جس قدر ہم نے ویزا مانگا تھا مل گیا ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

بعدہٗ خاکسار کینیڈا گیا اور وہاں کے جلسہ سالانہ میں شامل ہوا جو یقیناً حضور کی قبولیت دعا کا زندہ نشان تھی

(۸)

۲۴ جنوری ۸۱ء کو سڑک عبور کرتے خاکسار کو حادثہ پیش آیا جس کے نتیجہ میں میری دائیں ٹانگ ٹوٹ گئی سخت مشکل اور تکلیف کا عالم تھا ہسپتال میں زیر علاج تھا حضور کی خدمت میں میرے دوست مکرم خواجہ انعام اللہ صاحب۔ محمود بائیٹ والوں نے اطلاع دی تو حضور کی طرف سے علاوہ دعا کرنے کے یہ ارشاد بھی ملا کہ مجھے ان کی رپورٹ بھی بھجوائیں پھر اسی پر اکتفا نہیں بلکہ اس ناچیز پر یہ عظیم احسان بھی فرمایا کہ جب حضور ۳۱ جنوری ۸۱ء کو مسجد احمدیہ دارالذکر میں نماز جمعہ پڑھانے تشریف لائے تو محراب میں داخل ہونے سے قبل حضور نے موٹر سے اترتے ہی مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خاں صاحب امیر لاہور سے میرے ایکسیڈنٹ کے بارہ میں تفصیل سے پوچھا اور دعا بھی فرمائی۔

اللہ اللہ کہاں خدا کے پیارے خلیفہ کا مقام اور کہاں یہ عاجز یہ محض حضور کی دعا کی ہی برکت ہے کہ مجھے اب اس ٹانگ میں کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہے فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

(۹)

مارچ ۱۹۷۳ء کی بات ہے کہ خاکسار ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ ملاقات کے اختتام پر حضور نے ازراہ شفقت خاکسار کو ایک عدد خوبصورت رومال اپنی جیب سے نکال کر دیا اور فرمایا "یہ تمہارا تحفہ ہے"۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس تحفہ کی ہمارے گھر میں بہت برکت ہوئی اور رومال چونکہ ہر دلعزیزی پیدا کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیں بھی ہر دلعزیزی سے نوازا۔

حقیقت یہ ہے کہ خلافت وہ نعمت عظمیٰ ہے جو حسن اور احسان دونوں اوصاف کی حامل ہوتی ہے اور اس کی برکت سے انسان کی دنیا ہی بدل جاتی ہے۔ بشرطیکہ وہ دل وجان سے اطاعت کا جوا اپنی گردن پر رکھے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو خلافت کی برکات سے متمتع ہونے اور خلیفہ وقت کی ہر تحریک پر بدل وجان لبیک کہنے کی توفیق بخشے اور انجام بخیر کرے آمین اللّٰھم آمین

دفتر سے خط وکتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور تحریر کریں (مینیجر)

محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا صوبہ آندھرا کی لجنات کا کامیاب تربیتی دورہ

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی حمید الدین شمس مبلغ انچارج حیدرآباد

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی ولولہ انگیز خلافت کے دور میں جہاں تبلیغی منصوبہ کو مستحکم کرنے کے لئے جماعت بفضلہ تعالیٰ نمایاں ترقی کر رہی ہے جس کے نتیجہ میں اب وہ وقت دور نہیں جب ہم اسلام کے غلبہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔ وہاں جماعت کی ذیلی تنظیمات میں بفضلہ تعالیٰ ایک نمایاں بیداری کے اثرات ظاہر ہو رہے ہیں۔ چنانچہ آندھرا پردیش کی لجنات کی دلی مسرت کا ٹھکانہ اس وقت کوئی نہ رہا جب محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے ایک لمبے سفر کی صعوبتوں کو برداشت کرتے ہوئے آندھرا پردیش کی لجنات اور ناصرات کو بالمشافہ ملاقات کا شرف عطا فرمایا اور لجنات کو پہلے سے زیادہ بیدار اور چوکس ہونے اور غلبہ اسلام سے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی تمنا دل کو پورا کرنے کی تلقین فرمائی۔ آپ کا یہ کامیاب دورہ مورخہ ۲۲ جولائی سے شروع ہوا آپ کی آمد پر محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ حیدرآباد اور کم و بیش ڈیڑھ صد ممبرات لجنہ حیدرآباد، سکندرآباد و یادگیر نے سٹیشن پر آپ کا استقبال کیا۔ اس موقعہ پر یہ تمام برقعہ پوش احمدی مستورات کو غیر مسلم اور غیر احمدی دیکھ کر حیران ہو رہے تھے کہ آج بھی دنیا میں اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے والی مستورات موجود ہیں اور آج کے دور میں با پردہ اگر کوئی ہے تو احمدی خاتون ہی ہے الحمد للہ۔ اس موقعہ پر محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر، محترم سیٹھ سید جہانگیر علی صاحب نائب امیر جماعت حیدرآباد۔ محترم سید جہانگیر احمد صاحب سیکرٹری امور عامہ حیدرآباد اور خاکسار بھی سٹیشن پر موجود تھے محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ کے ہمراہ محترمہ صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ دختر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور عزیز وحید الدین صاحب شمس بھی قادیان سے تشریف لائے۔ بعد استقبال محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ "بیت النور" کوٹھی محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر تشریف لے گئیں۔ آپ کا قیام وہیں پر رہا اور ایک پروگرام کے تحت محترمہ بیگم صاحبہ نے علاقہ فلک سعید آباد۔ سکندرآباد۔ قاضی پورہ اور لال ٹیکری تشریف لے جا کر حلقہ وار کی لجنات سے ملاقات فرمائی اور انہیں ضروری ہدایات دیں۔ آپ نے ان علاقوں کے دورہ میں خاص طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ عہد وفا کرنے اور آپ کی تمام تحریکات پر لبیک کہنے کی پر زور تحریک فرمائی تاکہ غلبہ اسلام کی مہم پر کوئی عورت مردوں سے پیچھے نہ رہے مورخہ ۴ر اگست کو موصوفہ لجنات کے وفد کے ہمراہ حیدرآباد سے یادگیر تشریف لے گئیں اللہ تعالیٰ ہر آن آپ کا حافظ وناصر ہو آمین۔

نماز میں لذت

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے فرمایا:-

"ایک شخص نماز پڑھتا ہے اور اُسے لذت نہیں ملتی تو اس کو سمجھنا چاہیئے کہ یہ بھی خدا کا فضل ہے کہ میں نے نماز تو پڑھ لی۔ دوسرا اس سے اعلیٰ ہے وہ نماز سمجھ کر پڑھتا ہے۔ مگر دنیاوی خیالات نماز میں اس کا پیچھا نہیں چھوڑتے تو اس کو بھی خوش ہونا چاہیئے کہ سمجھ کر تو نماز پڑھنی نصیب ہوئی۔ تیسرا لذت اٹھاتا ہے اس کو بھی خوشی ہونی چاہیئے اس طرح انسان ترقی کر سکتا ہے۔ شکر کرنے سے بھی ترقی ہوتی ہے۔ اگر پہلے ہی نماز کو اس خیال سے کہ لذت نہیں ملتی کوئی چھوڑ دے گا تو وہ کیا ترقی کرے گا۔"

(حیات نور صفحہ ۵۱۵ - بدر ۹ راپریل ۱۹۱۱ء)

بدر کی توسیع اشاعت میں حصہ لیجئے (مینیجر)

تبلیغ و اشاعتِ دین کے روز افزوں تقاضے

(اور)

مخلصینِ جماعت کا فرض

احبابِ کرام! السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

سیّدنا حضرت اقدس المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۲۷ر دسمبر ۱۹۵۸ء کو ایک بابرکت آسمانی تحریک "وقفِ جدید" کا اجراء فرمایا تھا تا اس کے ذریعہ جہاں جماعت کی نئی نسل خصوصاً نوجوانوں کی دینی تربیت کی جا سکے وہاں معلّمین وقفِ جدید اپنے اپنے ماحول میں تبلیغ و اشاعتِ دین کا فریضہ بھی انجام دے سکیں۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ ہندوستان کی متعدد دیہی جماعتوں میں احبابِ جماعت کے مخلصانہ اور بھرپور تعاون کے نتیجہ میں قیامِ وقفِ جدید کے ہر دو مقاصد پوری توجّہ سے پایۂ تکمیل کو پہنچ رہے ہیں۔ الحمد للہ کہ اس وقت اندرونِ ملک ۴۲ مستقل اور عارضی معلّمین وقفِ جدید صوبہ جات اڑیسہ بنگال۔ آندھرا۔ کرناٹک۔ کیرالہ۔ بہار یو پی اور کشمیر پورے پوری لگن اور تندہی کے ساتھ مصروفِ عمل ہیں۔ تاہم ابھی ہندوستان کی بیشتر جماعتیں ایسی ہیں جہاں پر نہ تو کوئی مرکزی مبلغ موجود ہے اور نہ ہی کوئی معلّم وقفِ جدید۔ ایسی جماعتوں کی طرف سے بشدّت اور بار بار مطالبہ ہو رہا ہے کہ انہیں فوری طور پر مبلغ یا معلّم فراہم کیا جائے۔

علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی تائید و نصرت سے اندرونِ ملک بتدریج نئی جماعتوں کا بھی قیام عمل میں آ رہا ہے خصوصاً صوبہ آندھرا کے ایک علاقہ میں مسلمانوں کی اکثریت احمدیت کی طرف راغب ہو رہی ہے چنانچہ گزشتہ ڈیڑھ سال کے مختصر عرصہ کے دوران اس علاقہ کے متعدد دیہات میں بفضلہ تعالیٰ بارہ سو سے زائد سعید روحوں کو قبولِ احمدیت کی سعادت حاصل ہوئی ہے جس کے نتیجہ میں ان قائم شدہ نئی جماعتوں میں نئی انجمنوں منظم جماعتوں کا قیام عمل میں آیا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ صوبہ آندھرا کی ان جماعتوں میں نظارت دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان اور وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان کے باہمی اشتراک سے تبلیغ و تربیت کا کام پوری سرگرمی کے ساتھ جاری ہے اور سیّدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی روشنی میں ہر دو مرکزی اداروں کے ماتحت محترم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت حیدرآباد اور محترم مولوی حمید الدین صاحب شمس انچارج مبلغ حیدرآباد بحیثیت نگرانِ اعلیٰ تبلیغی و تربیتی امور میں مبلغین و معلّمین کی راہنمائی کر رہے ہیں ان نئی جماعتوں میں بفضلہ تعالیٰ ایک نئی مسجد تعمیر ہو چکی ہے دوسری مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا جا چکا ہے۔ جبکہ تیسری جماعت میں بھی مسجد کی تعمیر کا معاملہ زیرِ غور ہے۔

سیّدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آندھرا کی ان جماعتوں میں وقفِ جدید کی حسنِ کارکردگی پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے اپنے دستِ مبارک سے رقم فرمایا۔ "الحمد للہ"

کام کی وسعت کے پیشِ نظر وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان کے گزشتہ سال کے ابتدائی بجٹ ایک لاکھ چھبیس ہزار روپے کے بالمقابل سالِ رواں کا بجٹ دو لاکھ بیس ہزار روپے منظور کیا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ سالانہ بجٹ میں یہ غیر معمولی اضافہ مخلصینِ جماعت کے غیر معمولی تعاون کے بغیر پورا نہیں کیا جا سکتا تبلیغ و اشاعتِ دین کے وسعت پذیر تقاضے ہر فردِ جماعت سے اس بے مثال قربانی و ایثار کا مطالبہ کر رہے ہیں اور سیّدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی جاری فرمودہ بابرکت آسمانی تحریک ان اہم تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے آپ کے خلوص و قربانی کی منتظر ہے۔ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس بابرکت تحریک کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"یہ تحریک خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں کپڑے بیچنے پڑیں میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے تو خدا تعالیٰ ان لوگوں کو الگ کر دے گا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے اور میری مدد کے لئے فرشتوں کو آسمان سے اتارے گا۔"

(پیغام ۵ر جنوری ۱۹۵۹ء)

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ ارشاد جہاں اس بابرکت آسمانی تحریک کی عظمت و اہمیت کو نمایاں کرتا ہے وہاں اس امر کا بھی متقاضی ہے کہ ہم ضرورتِ حقّہ کے مطابق ہر دور میں اپنی مساعی کو تیز سے تیز تر کرتے چلے جائیں حقیقت یہ ہے کہ ہم جس تیز رفتاری کے ساتھ غلبۂ اسلام کی منزل کی طرف بڑھ رہے ہیں اسی رفتار سے تبلیغ و اشاعتِ دین کے تقاضوں میں بھی اضافہ ہوتا جا رہا ہے اور ان تقاضوں کا بروقت پورا ہونا ہمارے لئے ازحد ضروری ہے بدلتے ہوئے حالات میں ہمارا کردار کیا ہونا چاہیئے خود حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الفاظ میں ہی ملاحظہ کیجئے آپ فرماتے ہیں:-

"میں جماعت کے دوستوں کو ایک بار پھر اس وقف کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر وہ ترقی کرنا چاہتی ہے تو اس کو اس قسم کے وقف جاری کرنے پڑیں گے اور چاروں طرف رشد و اصلاح کا جال پھیلانا پڑے گا اب وہ زمانہ نہیں رہا کہ ایک مربی ایک ضلع میں مقرر ہو گیا اور وہ دورہ کرتا ہوا ایک جگہ گھنٹہ دو۔ دو گھنٹہ ٹھہرتا ہوا سارے ضلع میں پھر گیا اب ایسا زمانہ آ گیا ہے کہ ہمارے مربی کو ہر گھر اور ہر جھونپڑی میں پہنچنا پڑے گا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰ر فروری ۱۹۵۸ء)

اس میں شک نہیں احمدیت کے ذریعہ اسلام کا عالمگیر غلبہ ایک ایسی خدائی تقدیر ہے جسے دنیا کی کوئی طاقت پورا ہونے سے روک نہیں سکتی اور چونکہ سیّدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ بھی ہے کہ وہ خود آسمان سے لوگوں کے دلوں میں تائید و نصرتِ دین کے لئے تحریک کرتا رہے گا اس لئے ہمارا ایمان ہے کہ اس روحانی سلسلہ کو ہمیشہ ہی ایسے مخلصین میسّر آتے رہیں گے جو بہتوں سے بڑھ کر قربانی پیش کرنے والے ہوں گے تاہم ان کی بڑی سے بڑی قربانی آج چھوٹی سے چھوٹی قربانی کے بھی ہم پایہ نہیں ہو سکتی جیسا کہ سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے:-

"یاد رکھو آنے والے آئیں گے اور انہیں رزق بھی خدا تعالیٰ دے گا مگر پہلے آنے والوں کے لئے بہت برکت ہو گی جو پہلے آئیں گے جنت کے دروازے ان کے لئے پہلے کھولے جائیں گے اور جو بعد میں آئیں گے جنت کے دروازے بھی ان کے لئے بعد میں کھولے جائیں گے۔"

(الفضل ۱۱ر جنوری ۱۹۵۸ء)

پس اے مخلصینِ جماعت! میں ان مختصر سے الفاظ کے ذریعہ آپ سے وقفِ جدید کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے کی درخواست کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ اس بابرکت آسمانی تحریک کے ذریعہ ہندوستان کے گوشے گوشے میں تبلیغ و اشاعتِ دین کا وسیع جال بچھانے میں انجمن احمدیہ وقفِ جدید کو آپ کا بھرپور مخلصانہ تعاون حاصل ہو گا اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے اور اپنے بے پایاں فضلوں سے نوازے آمین والسلام

خاکسار: ملک صلاح الدین انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

درخواستِ دعا

مکرم عبد المالک صاحب نمائندہ ماہنامہ "خالد" "تشحیذ الاذہان" مقیم لاہور ان دنوں بعض شدید نوعیت کی خانگی پریشانیوں سے دوچار ہیں۔ موصوف جماعت احمدیہ لاہور کے ایک مخلص اور مستعد آنریری کارکن ہیں۔ موصوف کی جملہ پریشانیوں کے ازالہ نیز پیشِ نظر مقاصد میں حصولِ کامیابی کے لیے قارئین سے دعا کی درخواست ہے (ادارہ)

شاہراہِ غلبۂ اسلام پر

ہماری کاوشیں تبلیغی و تربیتی مساعی

مرکزِ احمدیت ربوہ میں لوکل انجمن احمدیہ کے دفتر کی تعمیر

"الفضل" مجریہ ۲ـ۸ـ۸۳ میں شائع شدہ رپورٹ کے مطابق مرکز احمدیت ربوہ میں لوکل انجمن احمدیہ کے دفتر کے لئے ایک موزوں عمارت کی تعمیر مکمل ہونے پر سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بنفس نفیس تشریف لاکر دفتر کا افتتاح فرمایا اور دعا فرمائی۔ افتتاح کے موقعہ پر صدر عمومی مکرم مولوی حکیم خورشید احمد صاحب نے حضور پُرنور کی خدمت میں دفتر اور لوکل انجمن احمدیہ کے بارے میں مختصر تعارفی کوائف پیش کئے۔ موصوف نے بتایا کہ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کی تاریخ میں لمبے عرصہ کے بعد دفتر کی یہ عمارت معرض وجود میں آئی ہے جس پر قریباً ایک لاکھ ۸۶ ہزار روپیہ خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ نے بتایا کہ کچھ عرصہ پہلے ربوہ کے حلقہ جات کی تعداد ۱۲ اور محلہ جات سے لازمی چندہ جات کی سالانہ وصولی دو لاکھ روپے تھی۔ گزشتہ سال تک حلقہ جات کی تعداد ۲۶ اور دفاتر و محلہ جات سے لازمی چندہ جات کی مجموعی سالانہ وصولی بفضلہ تعالیٰ مبلغ بائیس لاکھ تیرہ ہزار سات سو چھیانوے روپے ہوئی ہے۔ جو اس بات کا ثبوت ہے کہ ۱۹۷۴ء کے بعد ہمارے بدخواہوں کے علی الرغم اللہ تعالیٰ نے جماعت کو اخلاص و قربانی میں نمایاں ترقی عطا فرمائی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

گی آنا کی ایک مخلص احمدی بہن کی قابلِ رشک قربانی

وکالتِ مال ثانی تحریکِ جدید انجمن احمدیہ ربوہ کی طرف سے روزنامہ الفضل مجریہ ۸ـ۸ـ۸۳ میں شائع شدہ گی آنا کے امیر و مشنری انچارج مکرم محمد اسلم صاحب قریشی کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کے لئے رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں ایک نہایت ہی خوشی کا سامان پیدا کر دیا اور وہ اس طرح کہ ایک مخلص احمدی بہن محترمہ شاہدہ اسماعیل صاحبہ نے گی آنا کے دوسرے بڑے شہر نیو ایمسٹرڈم جہاں جماعت کے پاس کوئی مسجد و مشن ہاؤس نہیں تھا اس مقصد کے لئے اپنا دو منزلہ مکان مالیتی پینتیس ہزار گی آنا ڈالر (قریباً ایک لاکھ ترپن ہزار روپے) ہبہ کر دیا اور چابیاں حوالہ کر دیں۔ یہ مکان قلب شہر میں نہایت موزوں جگہ پر واقع ہے۔ فجزاھا اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

اللہ تعالیٰ اس مخلص بہن کی اس غیر معمولی قربانی کو قبول فرمائے۔ انہیں اپنے بے پایاں فضل سے نوازے اور جماعت گی آنا کے لئے ان کے اس عطیہ سے بہترین نتائج مترتب ہوں۔ آمین۔

بھیجا پاڑا اور بلہی پدا (اڑیسہ) میں چار افراد کا قبولِ احمدیت

مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ مقیم بھدرک (اڑیسہ) رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۵ـ۸ـ۸۳ بروز جمعۃ المبارک خاکسار، مکرم شیخ محمد یونس صاحب، مکرم عبد الرب صاحب نائب صدر، مکرم منشی مقصود احمد صاحب اور مکرم عبد العزیز صاحب بذریعہ جیپ بھیجا پاڑا گئے۔ خاکسار نے خطبہ جمعہ دیا اور نماز پڑھائی۔ ایک غیر احمدی دوست مکرم سونا خان صاحب جو احمدیت کی تعلیم سے کسی حد تک واقفیت تو رکھتے تھے تاہم اُن کے دل میں کچھ شکوک و شبہات تھے جبکہ موصوف کی بیوی بیعت کرنے کے لئے تیار تھیں۔ چنانچہ خاکسار نے اُن کے شکوک و شبہات کا ازالہ کیا۔ اور اعتراضات کے جوابات دیئے۔ بعدہٗ مکرم عبد الرب صاحب نے اُڑیہ زبان میں شرائط بیعت پڑھ کر سنائیں۔ جس کے نتیجہ میں انہیں انشراح صدر حاصل ہو گیا۔ اور وہ مسجد میں ہی بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ اس کے بعد موصوف کی اہلیہ صاحبہ نے بھی بیعت فارم کو غور سے سُن کر بیعت کی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ ہر دو بیعتوں کی تکمیل کے بعد اجتماعی دعا کی گئی۔ خدا تعالیٰ اس سعید اور خوش نصیب جوڑے کو استقامت بخشے۔ آمین۔

مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور ہی اپنی ایک اور رپورٹ میں اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۱۰ـ۸ـ۸۳ کو موصوف نے موضع بلہی پدا کا تبلیغی دورہ کیا اور وہاں زیر تبلیغ افراد سے ملاقات کر کے انہیں مزید لٹریچر دیا۔ اس دورہ کے نتیجہ میں دو سعید روحوں نے بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی سعادت حاصل کی۔ دوسرے زیر تبلیغ افراد کی طرف سے بھی بیعت کی توقع ہے۔ اللہ تعالیٰ بیعت کنندگان کو استقامت عطا فرمائے۔ اور مخالفین احمدیت کے ہر شر سے محفوظ رکھے۔ نیز دیگر سعید روحوں کو بھی شناخت حق کی توفیق عطا کرے۔ آمین

جماعتِ احمدیہ چارکوٹ (جموں کشمیر) میں تربیتی اجلاس

مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب مبلغ سلسلہ مقیم چارکوٹ اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۱۲ـ۷ـ۸۳ کو زیر صدارت مکرم مولوی بشارت احمد صاحب محمود مبلغ سلسلہ ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت و نظم خوانی کے بعد مکرم شریف احمد صاحب صدر جماعت، مکرم عزیز دین صاحب نائب صدر جماعت، مکرم محمد شفیع صاحب سابق صدر، خاکسار سید قیام الدین مبلغ سلسلہ اور صدر جلسہ نے مختلف تربیتی امور پر روشنی ڈالی۔ اللہ تعالیٰ اس اجلاس کے نیک نتائج مترتب کرے اور احباب جماعت میں نیک تبدیلی پیدا فرمائے۔ آمین

دورانِ سفر دلچسپ تبلیغی گفتگو

مکرم شیخ حمید اللہ صاحب مبلغ لولاب (کشمیر) اطلاع دیتے ہیں کہ گزشتہ دنوں بس کے ایک سفر کے دوران ایک غیر احمدی دوست ٹھیکیدار بشیر احمد صاحب اور خاکسار کے درمیان خلافت حقہ احمدیہ۔ وفات مسیح علیہ السلام۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود و امام مہدی علیہ السلام کی آمد کے موضوعات پر دلچسپ تبلیغی گفتگو ہوئی۔ جس سے بس کی دوسری سواریاں بھی متأثر ہوئیں۔ آخر کار مکرم ٹھیکیدار بشیر احمد صاحب نے بھی سواریوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ احمدی لوگ حقیقت میں سچ ہی کہتے ہیں کہ آنے والے کا زمانہ یہی ہے۔ جملہ علامات پوری ہو چکی ہیں مسلمانوں کی اپنی حالت بھی ناگفتہ بہ اور قابلِ رحم ہو چکی ہے۔ پس اب جبکہ جملہ نشانیاں پوری ہو گئی ہیں غور طلب امر یہ ہے کہ آنے والا کہاں ہے۔ احمدی کہتے ہیں کہ آنے والا آ گیا اور ہم خوش قسمت ہیں کہ جنہوں نے اس کی غلامی کو قبول کیا لیکن غیر احمدی ابھی آسمانوں کی طرف ٹکٹکی لگائے اس کی آمد کے منتظر ہیں۔ اور ان کی یہ خواہش پوری نہیں ہو رہی۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔ آمین

لوکل انجمن احمدیہ اور مجلس انصار اللہ قادیان کا مشترکہ اجلاس

محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۱۱ـ۸ـ۸۳ بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں انصار اللہ مقامی اور لوکل انجمن کے زیر انتظام ایک مشترکہ تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے صدارت فرمائی۔ بعدہٗ تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ اسلام الدین صاحب نے کی اور نظم خاکسار بشیر احمد خادم نے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم مولوی سردار احمد صاحب خادم معلم وقفِ جدید نے اپنے قبول احمدیت کے حالات سنائے اور عیسائیت کے موضوع پر پُر از معلومات تقریر کی جو خاص طور پر نوجوانوں کے لئے ازدیادِ علم کا باعث ہوئی۔

مجلس انصار اللہ کلکتہ کا تربیتی اجلاس

مورخہ ۲۴ـ۷ـ۸۳ کو بوقت صبح ۱۰ بجے مجلس انصار اللہ کلکتہ کی ایک تربیتی میٹنگ زیر صدارت محترم سید محمد نور عالم صاحب ایم اے امیر جماعت منعقد ہوئی۔ اجلاس کے مہمان خصوصی نمائندہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل تھے۔

اجلاس کی کارروائی کا آغاز مکرم ناصر احمد صاحب بانی کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب زعیم اعلیٰ نے عہد دہرایا۔ اور مکرم محمد اسماعیل صاحب دہرہ نے ایک نظم پڑھ کر سامعین کو محظوظ کیا۔ نظم خوانی کے بعد خاکسار نے گزشتہ اجلاس کی رپورٹ پیش کی۔ ازاں بعد مکرم مظہر احمد صاحب بانی نے نہایت خوش الحانی سے حضرت مصلح موعودؓ کی نظم "دشمن کو ظلم کی برچھی سے تم سینہ و دل برمانے دو" اپنے مخصوص مترنم انداز میں پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ اس نظم کے بعد مکرم سید محمد نور عالم صاحب صدر جلسہ نے اجلاس کی غرض و غایت بیان فرمائی۔ اور مجلس کی بعض اہم اور ضروری ضروریات کی فراہمی کے لئے مجلس انصار اللہ کلکتہ کے اراکین کو مخلصانہ تعاون پیش کرنے کی تلقین کی۔

آخر میں نمائندہ مجلس مرکزیہ مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا تاریخ بتاتی ہے کہ جب بھی خدا تعالیٰ نے قوموں کی اصلاح کی غرض سے کچھ فدائیوں کو پکارا تو اس آواز پر لبیک کہنے والوں کو انصار کے نام سے یاد کیا۔ آپ بھی مجلس انصار اللہ کے اراکین ہیں، جنہیں خدا تعالیٰ نے اصلاح قوم کے لئے اپنے مددگار کے طور پر انتخاب فرمایا ہے۔ پس آپ بھی بحیثیت انصار اللہ کمربستہ ہو کر آگے آئیں اور اپنی مجلس کو فعال اور منظم بنانے کے لئے مخلصانہ قربانی کا مظاہرہ کریں۔ اس مؤثر خطاب کے بعد اجتماعی دعا ہوئی جس کے ساتھ ہی یہ بابرکت مجلس برخواست ہوئی۔ خاکسار۔ محمد فیروز الدین انور کلکتہ۔

اعلاناتِ نکاح اور تقاریبِ شادی و رخصتانہ

(۱) مورخہ ۳۰؍۷؍۸۳ کو مکرم عبد الرؤف خان صاحب ابن مکرم عبد الرشید خان صاحب مرحوم آف دانیکا گوڑا (اڑیسہ) کی شادی مسماۃ سمیعہ بیگم صاحبہ بنت مکرم مولوی ہارون رشید صاحب احمدی بھدرک (اڑیسہ) کے ساتھ بحسن و خوبی عمل میں آئی۔

(۲) مورخہ ۱۳؍۸؍۸۳ کو مکرم نادر احمد صاحب ابن مکرم مولوی ہارون رشید صاحب احمدی بھدرک (اڑیسہ) کی شادی مسماۃ خورشید بیگم صاحبہ بنت مکرم عبد الرشید خان صاحب مرحوم آف دانیکا گوڑا (اڑیسہ) کے ہمراہ بحسن و خوبی انجام پذیر ہوئی۔ مورخہ ۱۴؍۸؍۸۳ کو مکرم مولوی ہارون رشید صاحب نے چار صد سے زائد افراد کو اپنے بیٹے کی دعوتِ ولیمہ میں مدعو کیا۔ خوشی کے اس موقعہ پر فریقین نے بطور شکرانہ مختلف مدات میں مبلغ ساٹھ روپیہ ادا کئے ہیں۔ فجزاہم اللہ خیراً۔

(۳) مورخہ ۱۹؍۷؍۸۳ کو بعد نماز عشاء مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب فرخ مبلغ سلسلہ رشی نگر کشمیر نے مکرم شیخ محمد شعبان صاحب ابن شیخ غلام قادر صاحب آف رشی نگر کا نکاح مکرمہ حفیظہ بانو صاحبہ بنت مکرم عبد الغفار صاحب گنائی رشی نگر کے ہمراہ مبلغ تین ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اس خوشی میں مکرم شیخ عبد القادر صاحب نے بطور شکرانہ مبلغ بیس روپے ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ خیراً۔

(۴) مورخہ ۲۱؍۷؍۸۳ کو مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ مقیم بھدرک نے مکرم شیخ سجاد احمد صاحب ابن مکرم شیخ لطف اللہ صاحب مرحوم آف سورو کا نکاح مکرمہ لیلیٰ خاتون صاحبہ بنت مکرم مولوی شیخ شمس الدین صاحب مبلغ مقیم کیرنگ بھدرک کے ساتھ مبلغ دو ہزار پانچ صد روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ خوشی کے اس موقعہ پر مکرم سجاد احمد صاحب نے مبلغ دس روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ خیراً۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

(۵) مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری ہیں حیدر آباد رقم طراز ہیں کہ مورخہ ۲۲؍۷؍۸۳ کو بمقام نلکنڈہ مکرم سید جہانگیر علی صاحب کے مکان میں مکرم حمید نصرت صاحب شمس مبلغ حیدر آباد نے خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ نصرت جہاں سلمہا بنت مکرم محمد امام صاحب غوری ... برادرم عزیز محمد منیر الدین سلمہ ابن مکرم محمد عزیز احمد صاحب مرحوم ساکن جڑچرلہ مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اسی روز عزیزہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اگلے روز عزیزم منیر الدین سلمہ نے جڑچرلہ میں دعوتِ ولیمہ کا انتظام کر کے تین صد افراد کو مدعو کیا۔ خوشی کے اس موقعہ پر مکرم محمد امام صاحب غوری نے بطور شکرانہ مختلف مدات میں بیس روپیہ اور عزیزم منیر الدین سلمہ نے پچیس روپے ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔

(۶) مورخہ ۱۲؍۸؍۸۳ بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر مسجد مبارک میں مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے عزیزم شاہد احمد قاضی ابن مکرم قاضی عبد الحمید صاحب درویش کا نکاح عزیزہ منیر النساء سلمہا بنت مکرم بہادر خان صاحب درویش مرحوم کے ساتھ مبلغ چھ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اس خوشی میں مکرم قاضی عبد الحمید صاحب نے بطور شکرانہ مختلف مدات میں مبلغ دس روپے ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ (ادارہ)

(۷) مکرم حبیب الرحمن صاحب ابن مکرم مشتاق علی خان صاحب ساکن تاپر کوٹ (اڑیسہ) کا نکاح مکرمہ شاہینہ پروین خانم صاحبہ بنت مکرم قاری غلام مصطفیٰ خان صاحب ساکن بالیسور (اڑیسہ) کے ہمراہ مبلغ سات ہزار دو صد کا دار روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ مقیم بھدرک نے پڑھا۔ اس خوشی میں بطور شکرانہ مبلغ پانچ روپے اعانت بدر میں ادا کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔

خاکسار محمد رحمت اللہ متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

* قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان تمام رشتوں کو جانبین کے لئے ہر جہت سے بابرکت کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

ادارہ

چندوں کی ادائیگی میں کوتاہی نہ ہونے دیجئے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سپین کی مسجد کے افتتاح کی مبارک تقریب کے موقعہ پر فرمودہ خطبہ جمعہ ۱۰؍ ستمبر ۱۹۸۲ء میں فرمایا:۔

"میں نے بڑے غم اور دکھ کے ساتھ یہ بھی محسوس کیا کہ جماعت کے ایک طبقہ میں ابھی پوری طرح قربانی کا وہ احساس نہیں جو ان مشکلات کے مقابل پر ہونا چاہیئے۔ بہت سی جگہ بہت کوشش اور محنت کے ساتھ فہرستیں تیار کروائی گئیں۔ چندہ دہندگان کی تجنید کروائی۔ یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ بعض جگہ پچاس فیصدی سے زائد ہیں، احمدی ہیں جو ایک لمبا عرصہ سے کبھی چندہ نہیں دے رہے۔ دنیا کے لحاظ سے اُن کی کایا پلٹ چکی ہے۔ وہ اقتصادی طور پر ایک لمبا کرب دیکھ چکے کسی وقت۔ اب اور ماحول میں پہنچ چکے ہیں کوئی نسبت ہی نہیں۔ خدا تعالیٰ نے ظاہری فضلوں کے ساتھ اس زندگی کا جو وہ پہلے بسر کرتے تھے مگر کلیتہً ان فضلوں کو بھلا کر بعض خدا تعالیٰ کی ضرورتوں سے غافل ہو کر محض اپنی ضرورتوں میں مگن ہیں اور اُن کے پورا کرنے کی فکر میں سرگرداں ہیں۔ یہ دیکھ کر تعجب ہوا اور بہت دکھ ہوا۔"

(بحوالہ الفضل ۲۰؍ اکتوبر ۱۹۸۲ء)

پس احباب جماعت کی خدمت میں درد مندانہ درخواست ہے کہ آپ اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے ذمہ لازمی چندہ جات نہ صرف یہ کہ باقاعدہ التزام کے ساتھ ادا کریں بلکہ باشرح ادائیگی کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعامات کے وارث بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

ناشکری نہیں کرنی چاہیئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ علیہ نے ارشاد فرمودہ ۲۱؍ مئی ۱۹۸۲ء کے خطبہ میں فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ کے فضل بارش کی طرح کثرت اور تواتر سے نازل ہو رہے ہیں کہ اس کے فضلوں کی بارش رکنے کا نام نہیں لیتی۔ ہمیں ان فضلوں کی ناشکری نہیں کرنی چاہیئے اور ہر وہ قربانی خدا کی راہ میں پیش کر دینی چاہیئے جس کا غلبۂ دینِ حق کی مہم مطالبہ کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔"

ناظر بیت المال آمد قادیان

دعائے مغفرت

افسوس! جماعت احمدیہ مدراس کے ایک مخلص دوست مکرم حسن محمد جعفری صاحب سیکرٹری تبلیغ مورخہ ۱۱؍۸؍۸۳ کو بوقت قریباً ۹ بجے صبح حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم اپنے خاندان میں واحد احمدی تھے۔ ہر قسم کی مخالفت کے باوجود مستقل مزاجی اور استقامت کا مظاہرہ کیا اور وقتاً فوقتاً کل جماعت کے مختلف عہدوں پر فائز رہ کر خدمت سلسلہ بجا لاتے رہے۔ مرحوم کے پانچ بچے اور دو بچیاں ہیں یہ سب کے سب زیر تعلیم ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، بلندیٔ درجات نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرتے ہوئے اُن کا کفیل و کارساز ہو۔ آمین۔

خاکسار محمد عمر مبلغ سلسلہ مدراس

زائد مال سے اظہار محبت کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ آمد اور مال کا تخمینہ بجٹ میں درج کیا جائے۔ خلیفۂ وقت کی طرف سے مقررہ شرح کے مطابق چندہ ادا کرنا موجب خیر و برکت ہے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

عید الاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں قربانی کا انتظام

حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر صاحب استطاعت مسلمان پر عید الاضحیہ کی قربانی دینے کو ضروری قرار دیا ہے۔ اس ارشاد گرامی کے مطابق احباب جماعت مقامی طور پر قربانی دیتے ہیں۔ اور جو دوست یہ خواہش کرتے ہیں کہ اُن کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں قربانی دینے کا انتظام کر دیا جائے تو امارت مقامی کی طرف سے ہر سال ایسا انتظام کر دیا جاتا ہے۔

امسال بعض مخلصین جماعت نے اس سال قادیان میں ان کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقعہ پر قربانی کا انتظام کروائے جانے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے ایک جانور کی قیمت کا اندازہ دریافت کیا ہے سو ایسے مخلصین احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قربانی کی شرائط پورا کرنے والے تندرست جانور کی اوسط قیمت -/۴۰۰ روپے تک ہے۔ بیرون ممالک کے احباب اس کے مطابق اپنے ملک کی کرنسی کی شرح سے حساب لگائیں۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

آل مہاراشٹرو گجرات احمدیہ مسلم کانفرنس

۱۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ کے ارشاد کے مطابق آل مہاراشٹرو گجرات احمدیہ مسلم کانفرنس کی تاریخوں میں تبدیلی کی گئی ہے۔ اب یہ کانفرنس انشاء اللہ تعالےٰ ۲۲ ر ۲۳ ر ستمبر ۱۹۸۳ء کو بمبئی میں منعقد ہوگی۔

۲۔ اس کانفرنس کے جملہ انتظامات کے لئے مکرم سید شہاب احمد صاحب کو صدر مجلس استقبالیہ مقرر کیا گیا ہے۔

۳۔ کانفرنس کے انعقاد سے قبل پندرہ روزہ تبلیغی پروگرام رکھا گیا ہے بمبئی جماعت تعداد کے لحاظ سے چھوٹی جماعت ہے اس لئے دوسری جماعتوں کے افراد سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنے کم از کم پندرہ روز کانفرنس سے قبل تبلیغ کے لئے وقف فرمائیں۔ جو احباب داعی الی اللہ بنتے ہوئے اپنے دو ہفتہ بمبئی اور گردو نواح میں تبلیغ کے لئے وقف فرمائیں۔ براہ کرم وہ اپنے اسمائے گرامی سے خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ ایسے احباب کو جماعت احمدیہ بمبئی رہنے کی سہولت الحق بلڈنگ میں دے گی بقیہ اخراجات انہیں از خود برداشت کرنے ہونگے۔

۴۔ جو احباب کانفرنس میں شرکت فرمانے کا ارادہ رکھتے ہیں اُن کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ کانفرنس کے ایام میں ان کے قیام و طعام کا انتظام جماعت احمدیہ بمبئی کے ذمہ ہوگا لیکن جو افراد اپنے اخراجات پر کسی ہوٹل میں ٹھہرنا چاہیں براہ کرم وہ بھی مطلع فرمائیں تاکہ ان کے لئے کمرہ بُک کروا دیا جائے۔

۵۔ بمبئی سے واپسی کے لئے اگر ریزرویشن کروانی مقصود ہو تو اس سے بھی مطلع فرمائیں عموماً یہاں سے ریزرویشن میں دقت ہوتی ہے اگر پہلے سے اطلاع ہو تو احباب کو واپسی سفر میں سہولت ہوگی۔

۶۔ جماعت احمدیہ بمبئی جملہ احباب کرام سے اس کانفرنس کے کامیاب و بابرکت اور نتیجہ خیز ہونے کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہے۔

المعلن: محمد حمید کوثر انچارج احمدیہ مسلم مشن

17-Y.M.C.A. ROAD BOMBAY ... 400008

درخواست دعا

محترم ڈاکٹر شریف احمد صاحب ساکن امروہہ (یو۔پی) کی دونوں آنکھوں کے پردے کمزور ہو جانے کی وجہ سے بینائی قریباً ختم ہو چکی ہے۔ ہر ممکن علاج کرانے کے باوجود کوئی افاقہ دکھائی نہیں دے رہا جس کی وجہ سے موصوف بے حد پریشان ہیں اور مختلف مدات میں گیارہ روپے قادیان ارسال کر کے جملہ بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنا خاص فضل فرمائے اور معجزانہ قدرت نمائی سے ان کی آنکھوں کی روشنی بحال کر دے۔ آمین۔

خاکسار فرید احمد امروہوی قادیان

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا چوتھا سالانہ اجتماع

جملہ انصار بھائیوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس انصار اللہ کا چوتھا دو روزہ سالانہ اجتماع حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مورخہ ۱۲ر ۱۳ر اکتوبر ۱۹۸۳ء بروز بدھ و جمعرات منعقد ہوگا۔ تمام مجالس ابھی سے اس روحانی و علمی اجتماع میں شرکت کے لئے پوری تیاری کریں اور کوشش کریں کہ ہر مجلس کے کم از کم دو نمائندگان ضرور شامل ہوں۔

۲۔ اجتماع کا چندہ بھی ابھی سے تمام انصار بھائیوں سے وصول کر کے جملہ زعماء کرام ارسال فرمادیں۔

دعا بھی کریں کہ اللہ تعالےٰ اس اجتماع کو ہر جہت سے کامیاب کرے۔ آمین۔

صدر انصار اللہ مرکزیہ قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا چھٹا اور مجلس اطفال الاحمدیہ کا پانچواں

سالانہ اجتماع

اور انتخاب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھارت بابت سال ۱۹۸۳ء تا ۱۹۸۵ء

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے تحریر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے چھٹے اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے پانچویں سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے مورخہ ۱۴ر ۱۵ر ۱۶ر اکتوبر ۱۹۸۳ء بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ، اتوار کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔ اسی طرح حضور پُر نور نے اسی موقعہ پر بذریعہ شوریٰ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے انتخاب بابت سال ۱۹۸۳ء تا ۱۹۸۵ء کی بھی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ یہ انتخاب محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی زیر نگرانی عمل میں آئے گا۔

یاد رہے کہ حسب قواعد دستور اساسی مجلس کی مجموعی تعداد اراکین کو ملحوظ رکھتے ہوئے بیس کی کسر پر ایک نمائندہ مجلس شوریٰ میں شرکت کر سکے گا۔ قائدین کرام اپنے اپنے نمائندگان سالانہ اجتماع میں بھجوانے کی طرف ابھی سے خصوصی توجہ دیں تاکہ جہاں اجتماع میں مجلس کی نمائندگی ہو وہاں شوریٰ میں شامل ہو کر صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے انتخاب کی کارروائی میں شمولیت اختیار کر سکیں۔ شرائط انتخاب اور سالانہ اجتماع کے جملہ پروگرام بذریعہ سرکلر الگ سے بھجوائے جا رہے ہیں۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

امتحان دینی نصاب برائے جماعتہائے احمدیہ بھارت

جیسا کہ قبل ازیں احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کو بذریعہ اعلان اخبار بدر یہ اطلاع دی جا چکی ہے کہ امسال جماعتوں کے دینی نصاب کے طور پر نظارت ہذا نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف کردہ کتاب رسالہ "الوصیۃ" بطور نصاب مقرر کی ہے۔ اس کا امتحان ۱۱ر ستمبر ۱۹۸۳ء کو ہوگا۔

مبلغین و سیکرٹری صاحبان تبلیغ اس امتحان میں شامل ہونے والے افراد کی فہرست مع طلبیت جلد نظارت ہذا میں ارسال فرمائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ولادت خاکسار کو اللہ تعالےٰ نے دوسری لڑکی عطا فرمائی ہے جس کا نام میرے پیارے آقا نے ... جاوید تجویز فرمایا ہے۔ عزیزہ نومولودہ کی صحت و سلامتی و خادمہ دین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار لطیف احمد خاں جاوید سیکرٹری مال جماعت احمدیہ عادل آباد

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر - ۴۳۴۷۱۷

ارشادِ نبوی

اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَلِکُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰی (صحیح بخاری)

ترجمہ :- اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور ہر انسان کو اس کی نیت کے مطابق بدلہ ملتا ہے ۔

محتاج دعا :- یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم : "تم میں اچھے لوگ وہ ہیں جن کا سلوک اپنی عورتوں سے اچھا ہے۔" (ترمذی)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام :- "انسان کے اخلاق کے امتحان کا پہلا موقعہ اس کی بیوی ہے۔"

(فتاویٰ احمدیہ جلد دوم ص ۲۸)

پیشکش :- محمد امان اختر - نیاز سلطانہ پارٹنرز :-

ملین موٹرس

۳۲ - سیکنڈ مین روڈ ۔ سی آئی ٹی کالونی ۔ مدراس - ۶۰۰۰۰۴

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو ، نہ ان کی تحقیر ۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو ، نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل ۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو ، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر ۔

(از کشتی نوح)

M.MOOSA RAZA SAHEB & SONS.

NO. 6 ALBERT VICTOR ROAD, FORT.

GRAM :- MOOSA RAZA
PHONE :- 605558. } BANGALORE -2.

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے۔" } ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمل الیکٹرانکس
یاری پورہ (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی وی - اوشا کے پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس !

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے ۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱)

فون نمبر ۴۲۹۱۲ ---- ٹیلیگرام : سٹار بون

سٹار بون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپلائرز :- کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ !

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲۴۰ عقب کاچیگوڑہ ریلوے سٹیشن حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

حیدر آباد میں ---- فون نمبر :- ۴۲۲۷۰۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش ، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز - !

مسعود احمد رپیئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۷ ۴۸ - ۱ - ۱۶ سعید آباد - حیدر آباد ۔ (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی سے معمور کرو !"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

AIR®

CALCUTTA - 15

پیش کرتے ہیں :-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ ، ہوائی چپل نیز ربر ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے !

"افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ"

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903

CALCUTTA - 700073.

"الخیر کلہ فی القرآن"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

23-9302

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15-PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

"چاہیئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں"

(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب:- تپسیا روڈ ورکس

۸۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹

"میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا"

("فتح اسلام" سے تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیش کش)

لبرٹی ہوٹل

نمبر ۵-۲-۱۸
[illegible]
حیدرآباد - ۵۰۰۲۵۲

"محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیش کش:- سن رائز ربر پروڈکٹس۔ ۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 39.

تار کا پتہ:- "AUTOCENTRE"

ٹیلیفون نمبر:- 23-5222, 23-1652

آٹو ٹریڈرز

۱۶ مینگو لین۔ کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار!!

HM　برائے:- ایمبیسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر　HM

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS,

16-MANGOE LANE CALCUTTA-700001.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,

آٹو ونگس

32, SECOND MAIN ROAD,

C.I.T. COLONY,

MADRAS - 600004.

PHONE NO. 76360.

رحیم کاٹیج انڈسٹری

ریگزین فوم چمڑے۔ جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ

بہترین۔ معیاری اور پائیدار

سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگس۔

ائیر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)

ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور

اور بیلٹ کے

مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:-

RAHIM

COTTAGE INDUSTRIES,

17-A, RASOOL BUILDING,

MOHAMEDAN CROSS LANE,

MADANPURA,

P.O. Box - 4583.

BOMBAY - 400008.

وزیراعلیٰ سردار دربارہ سنگھ کی متحرک قیادت میں

پنجاب عزم کے ساتھ پیش قدمی کر رہا ہے!

پلان کا اضافہ شدہ خاکہ

● پلان کے آؤٹ لے میں (۱۹۸۰-۸۱) کے بالمقابل ۳۰۰ کروڑ روپے کا اضافہ کر کے (۱۹۸۳-۸۴) میں ۷۴۰ کروڑ روپے کر دیا گیا ہے۔

بجلی کی پیداوار میں اضافہ

● روپڑ تھرمل پلانٹ کا ۲۱۰ میگاواٹ والا پہلا یونٹ ۳۱ دسمبر ۱۹۸۳ء تک چالو کر دیا جائے گا جبکہ دوسرا یونٹ جون ۱۹۸۴ء تک چالو ہو جائے گا۔

● ۱۳۴ میگاواٹ کی صلاحیت والا آنندپور صاحب ہائیڈل پراجیکٹ رواں مالی سال کے دوران مکمل ہو جائے گا۔

● مکیریاں ہائیڈل پراجیکٹ کے تینوں یونٹ جن میں سے ہر ایک ۱۵ میگاواٹ کا ہے ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو چالو ہو جائیں گے۔

ہماچل پردیش کے ساتھ معاہدہ

● شاہ نہر پانی کی تقسیم اور کنجن وانگتوک کی تعمیر (600 MUS) اور اسپا (400 MTE) پاور پراجیکٹوں کے بارے میں پنجاب اور ہماچل پردیش کے درمیان سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ پنجاب ان پراجیکٹوں سے بجلی کا 53% حصہ لے گا۔

توانائی کے ذرائع کا بھرپور استعمال

● شعبہ [illegible] بایوگیس، ہوا اور شمسی توانائی کو ہر دلعزیز بنانے کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ ۹ ہزار بایوگیس پلانٹ اب تک صوبہ میں قائم کئے گئے ہیں ان کے لئے رواں سال کا نشانہ ۱۲۵۰۰ ہے۔

شجرکاری

● ۱۹۷۹-۸۰ء میں صرف ایک کروڑ درخت لگائے گئے تھے جن کے مقابلہ میں ۱۹۸۲-۸۳ء میں ۶ کروڑ درخت لگائے گئے اور رواں مالی سال کے دوران ۸ کروڑ درخت لگانے کا نشانہ ہے۔

دیہی ترقی

● ۱۹.۴۹ کروڑ روپے ۲۰۶۸ دیہات کی نالیوں اور گلیوں کو پختہ کرنے پر خرچ کئے گئے۔ ۱۹۷۷-۸۰ء میں اس کام پر ۱۰.۸۲ کروڑ روپے رکھے گئے

● ۱۹۱ دیہات کو پینے کا پانی مہیا کیا گیا۔ رواں مالی سال کے دوران یہ سہولت ۱۲۵ دیہات کو دی جائے گی۔

بے زمین کھیت مزدوروں کو مکان

● بے زمین کھیت مزدوروں کے لئے گزشتہ تین برسوں کے دوران ۲۲ ہزار مکانات تعمیر کئے گئے۔ جبکہ ۱۹۷۷-۸۰ء کے دوران اس کام کے لئے صرف ۸۷۷ مکانات تعمیر کئے گئے تھے۔

کنڈی علاقہ کے لئے خاص پروگرام

● کنڈی علاقہ میں عوامی زندگی کی حالت بہتر بنانے کے لئے ۵۲ کروڑ روپے کی لاگت سے ایک کثیر المقاصد کنڈی پراجیکٹ شروع کیا گیا ہے۔

کھیت مزدوروں کیلئے زیادہ مزدوری

● ملک بھر میں پنجاب کو یہ فخر حاصل ہے کہ اس نے اپنے کھیت مزدوروں کو سب سے زیادہ یعنی ۱۲/۷۲ روپے مزدوری دی ہے۔

کسانوں کے مفادات کی حفاظت۔

● صوبہ میں مہیا کی بجلی کا ۵۰% حصہ زرعی سیکٹر کو دیا گیا ہے جو ۱۶۰ لاکھ یونٹ روزانہ ہوتا ہے۔ زراعت کو سستی بجلی دینے کے لئے سرکار نے ۱۲۰ کروڑ روپے سالانہ کا خسارہ برداشت کیا ہے۔

● ریکارڈ پیداوار کے حصول کے لئے ۷۰۹ کروڑ روپے مہیا کئے گئے ہیں جس کے نتیجہ میں گندم اور چاولوں کی گزشتہ سال سب سے زیادہ پیداوار یعنی بالترتیب ۹۱.۵ لاکھ ٹن اور ۴۷.۱۱ لاکھ ٹن پیداوار ہوئی۔

● کسانوں کو گندم کی قیمت ۱۵۱/- روپے فی کوئنٹل دی گئی جبکہ گزشتہ سال یہ قیمت ۱۴۲/- روپے دی گئی تھی۔

بہتر ہیلتھ سروس

● ۱۲.۲۰ لاکھ کا نشانہ ہونے پر بھی سال ۱۹۸۲-۸۳ء میں ۱۳.۳۵ لاکھ نسبندیاں کی گئیں۔

● مردوں کی اوسط عمر ۵۷.۲ (۱۹۸۰ء) سے بڑھ کر ۵۸.۵ (۱۹۸۳ء) ہو گئی۔ اور عورتوں کی عمر ۵۵.۸ (۱۹۸۰ء) سے بڑھ کر ۵۷.۵۳ (۱۹۸۳ء) ہو گئی ہے۔ ہیلتھ سروسز کی تعداد اور کارکردگی میں بہتری آنے کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔

● صوبہ میں صحت پر فی کس خرچ ۱۹۷۹-۸۰ء میں ۲۳/۳۲ روپے تھا جبکہ اب یہ خرچ ۳۱.۴۵ روپے ہے۔

● ڈاکٹروں اور آبادی کا تناسب ۱۹۷۹ء میں ۱۹۲۰ : ۱ تھا اور اب ۱۷۵۳ : ۱ ہو گیا ہے۔

پسماندہ طبقوں کی بہبود کیلئے مخصوص پروگرام۔

● چھٹے پانچ سالہ پلان کے خرچ کی رقم ۴۸۲.۷۸ کروڑ روپے میں سے ۱۰۶.۲۹ کروڑ روپے پسماندہ طبقوں کی بھلائی کے لئے سپیشل کمپونینٹ پلان میں خرچ کئے جائیں گے۔

● ۱۹.۴ لاکھ شیڈولڈ کاسٹ خاندانوں میں سے چھانٹے گئے ۱۶,۹۰۳ اور ۳ خاندانوں کو اس مالی سال کے آخر میں غریبی کی لائن پار کرنے میں مدد دی جائے گی۔

صوبہ میں صنعت کاری

● ہوشیارپور ضلع میں جاپان کے اشتراک سے لائٹ کمرشل وہیکل پراجیکٹ قائم کیا جا رہا ہے۔

● رجسٹرڈ سمال سکیل یونٹوں کی تعداد ۳۱-۳-۱۹۸۱ کو ۹۱,۷۹۴ تھی جو اب بڑھ کر ۹۹,۰۴۷ ہو گئی ہے۔ یہ یونٹ ایک لاکھ لوگوں کو زیادہ روزگار اور ۴۰۰ کروڑ روپیہ کی زیادہ پیداوار دیتے ہیں۔

● پنجاب فائننس کارپوریشن نے ۱۹۸۲-۸۳ء میں ۲۰ کروڑ روپے کے قرضے تقسیم کئے ہیں۔ جبکہ ۱۹۸۱-۸۲ء میں ۱۵.۱۷ کروڑ روپے کے اور ۱۹۸۰-۸۱ء میں ۳.۱۴ کروڑ روپے کے قرضے تقسیم کئے گئے تھے۔

سکولوں کی عمارتوں کیلئے مزید فنڈ

● کلاس روموں اور سکول بلڈنگوں کی تعمیر کے لئے دو کروڑ روپے مخصوص کئے گئے ہیں۔ یہ رقم پچھلے سالانہ پلان کے مقابلہ میں دوگنی ہے۔

آئیے ان قدموں کے ساتھ ہم آہنگی

اپنے قدم ملائیے

جن سے ہم

پنجاب

کو ترقی اور خوشحالی کی طرف گامزن ہیں

جاری کردہ

محکمہ تعلقات عامہ پنجاب